خواتین کا اسلام

556 شمارہ یکم محرم 1435ھ مطابق 6 نومبر 2013ء

نیا ہجری سال

ایک قادیانی خاتون کا قبولِ اسلام

فرزندِ جلیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القرآن

اسلام کیا ہے؟

قرآن مجید کی سورۂ بقرہ میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے تذکرے کے ضمن میں ارشاد ہے:

"یاد کرو، جب اس کو کہا اس کے رب نے فرماں برداری کرو تو بولا میں فرماں بردار ہوں تمام عالم کے پروردگار کا۔" (سورۂ بقرۃ ۱۳۱)

معارف: ذیل کی آیت نے گو کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت وفرماں برداری کا نقشہ کھینچا ہے مگر دوسری طرف اسلام کی حقیقت بھی واضح کر دی ہے۔ اسلام کی حقیقت محض اطاعت وفرماں برداری ہے، ملت ابراہیمی ہونے یا ملت اسلامیہ ہونے کا مطلب بھی یہی ہے کہ لوگوں کا یہ خاص گروہ اطاعت وفرماں برداری سے سرشار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء ورسل مبعوث فرمائے ان سب کی تعلیم کا خلاصہ اطاعت وفرماں برداری تھا جس کا حاصل یہ ہے کہ نفسانی خواہشات کے مقابلہ میں فرمان حق کی اطاعت اور اتباع ھویٰ کی بجائے اتباع ھدیٰ کی پابندی۔ حقیقی اسلام یہ ہے کہ اپنی اغراض اور خواہشات سے بالکل خالی الذہن ہو کر انسان کو اس کی تلاش ہو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کس کام میں ہے اور اس کا فرمان میرے لیے کیا ہے؟ اسی کا نام اطاعت وبندگی ہے۔ اسی جذبہ واطاعت ومحبت کا کمال انسانی ترقی کا آخری مقام ہے جس کو "مقام عبدیت" کہا جاتا ہے۔ غرض یہ کہ اسلام کے معنیٰ اور حقیقت اطاعتِ حق ہے اور اس کا راستہ صرف اتباع سنت رسول ﷺ میں منحصر ہے۔

الحدیث

کھانے کے آداب

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر یا کسی چیز کے سہارے بیٹھ کر کھانا نہیں کھاتا۔ (بخاری شریف)

تشریح: ٹیک لگا کر یا بلا ضرورت کسی چیز کا سہارا لے کر کھانا کھانے بیٹھنا متکبرانہ طرز عمل ہے۔ حدیث پاک کا مطلب یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں متکبرین کی طرح تکیہ وغیرہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا اور اس بات کو پسند بھی نہیں کرتا۔

کنز العمال میں ایک دوسری حدیث کا حصہ ہے کہ...... میں ایک غلام اور بندہ کی طرح کھاتا ہوں اور غلام اور بندہ کی طرح بیٹھتا ہوں۔" اس مضمون کی اور بھی کئی روایات ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بندگی کا اظہار ہوتا ہے، یہاں غور کرنا چاہئے کہ یہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمل کے ذریعے امت کو تعلیم دے رہے ہیں کہ اسے کھانے میں کیا طریقہ اختیار کرنا ہے۔ جو بندہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کی حقیقت کو سامنے رکھے گا اور کھانے کو اللہ تعالیٰ کی نعمت اور عطیہ تصور کرے گا وہ کبھی بھی متکبروں کی طرح نہیں بیٹھے گا اور نہ ہی متکبروں کی طرح کھائے گا۔

گلدستہ

وقت میں برکت:

اللہ والوں کے وقت میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ وہ تھوڑے سے وقت میں بڑے بڑے کام کر لیتے ہیں۔ امام غزالی رحمہ اللہ کی پوری عمر پر ان کی لکھی ہوئی تصانیف کو حساب سے تقسیم کیا جائے تو روزانہ سولہ جز کی تصنیف بنتی ہے جو کسی طرح سمجھ میں نہیں آتی۔ اور شیخ عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب الیواقیت والجواہر میں فرمایا: اس کتاب کے تین سو باب ہیں، اور ہر باب کے لکھنے پر میں نے شیخ اکبر ابن عربی کی کتاب الفتوحات پوری مطالعہ کی ہے۔ اور یہ پوری کتاب کئی ہزار صفحات کی ہے۔ تو الیواقیت کی تصنیف میں پوری فتوحات کا مطالعہ تین سو مرتبہ ہوا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ یہ کتاب میں نے تیس دن کے اندر تصنیف کی۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وقت میں اتنی بڑی وسعت کیسے پیدا ہو گئی۔ جبکہ گھنٹہ ساٹھ منٹ سے کسی کا نہیں بڑھتا۔ اور شب وروز چوبیس گھنٹوں سے نہیں بڑھتے۔ حجۃ الاسلام مولانا نانوتوی رحمہ اللہ کی تحقیق یہ ہے کہ وقت کا ایک تو طول ہے جس کو سب جانتے ہیں۔ یہ گھنٹے منٹ اسی طول کا نام ہے۔ اسی طرح وقت میں ایک عرض بھی ہوتی ہے، (چوڑائی) جو عام نظروں کو نظر نہیں آتی۔ یہ بزرگ وقت کے عرض میں بڑے بڑے کام کر لیتے ہیں۔ (بنت مولانا سیف الرحمٰن قاسم۔ گوجرانوالہ)

استاد کا احترام:

محمد مصطفیٰ، ایوب خان کی کابینہ میں وزیر تعلیم تھے۔ ان کی رہائش گاہ پر وزارتِ تعلیم کے اہم افسروں کا اجلاس ہو رہا تھا۔ مصطفیٰ صاحب اجلاس کی صدارت کر رہے تھے کہ ان کے معاون نے کہا، ایک معمر اور فرسودہ حال شخص آپ سے ملنے مشرقی پاکستان سے آیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وہ آپ کا استاد ہے اور اس کا نام انور الزمان ہے۔ مصطفیٰ صاحب یہ سنتے ہی بے تاب ہو کر اٹھے اور ننگے پاؤں گیٹ سے باہر چلے گئے۔ استاد کو دیکھ کر بے اختیار بغل گیر ہو گئے اور بڑے احترام سے اپنی نشست گاہ میں لے آئے۔ انہیں صوفے پر بٹھایا اور خود قالین پر ان کے قدموں میں بیٹھ گئے۔ ان کی خاطر تواضع کی اور اپنے رہائشی حصے میں لے گئے، کچھ دیر بعد واپس آئے تو انہوں نے کہا۔ "یہ میرے استاد ہیں اور انہوں نے مجھے چہارم تک تعلیم دی ہے۔" کسی افسر نے کہا! "میں سمجھا کہ شاید انہوں نے آپ کو یونیورسٹی میں پڑھایا ہے۔"

مصطفیٰ صاحب نے کہا! "اگر یہ مجھے پرائمری تک صحیح تعلیم نہ دیتے تو میں ہائی اسکول، کالج اور یونیورسٹی کیسے جاتا؟" ﴿حلیمہ بنت عزیز الرحمٰن۔ رحیم یار خان﴾

ایمان کو ہمارے دلوں میں مزین کر دے

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَ زَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَ کَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ.

اے اللہ! ہمارے لیے ایمان کو محبوب بنا دے اور اس کو ہمارے دلوں میں مزین فرما دے اور کفر، معصیت اور نافرمانی کو ہمارے لیے ناپسندیدہ بنا دیجیے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا دیجیے۔ (مسند احمد)

وجۂ سرور

اثر جونپوری

خلدِ بریں میں زن جو آئی رشکِ حور ہے
چہرے پہ اس کے ذکر و عبادت کا نور ہے

مسرور کن ہیں منزلِ جنت کی راحتیں
جنت کے راستے میں مشقت ضرور ہے

فکرِ حیات باعثِ حزن و ملالِ زیست
ذکرِ خدائے پاک ہی وجہِ سُرور ہے

ہیں بے خبر تو دینی مسائل سے عورتیں
فیشن کا گھر گھرستی کا اعلیٰ شعور ہے

رخسانہ رخ کو کیوں نہیں رکھتی حجاب میں
دُردانہ دین داروں سے کیوں دور دور ہے

پھر دعویٔ طہارتِ قلب و نظر ہے ہیچ
معلوم کیا نہیں ہے یہ عہدِ شرور ہے

الزامِ بدنگاہیِ مرداں قبول، پر
بے پردہ عورتوں کا نکلنا قصور ہے

پیا ورسحر

نیا ہجری سال

نیا ہجری سال سن ۱۴۳۵ھ شروع ہوگیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو مکہ سے مدینہ ہجرت کیے چودہ سو پینتس سال گزر گئے ہیں۔ اسلامی حکومت و ریاست کے قیام کو اتنا عرصہ بیت گیا ہے۔ کیا زمانہ تھا جب مسلمان مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ پہنچے تھے۔ غربت، افلاس، بے وطنی، بے روزگاری، دشمن کا خوف...... ساری دنیا مخالف۔ مگر اللہ نے ایک ٹھکانہ دے دیا تھا۔ مہاجرین کو انصار کی شکل میں دین کے مددگار مل گئے تھے۔

جب مہاجرین و انصار باہم ملے تو کیا ہوا۔ اتحاد و اتفاق کا معجزہ ظاہر ہوا۔ اللہ کی مدد پے در پے آئی۔ جہاد شروع ہوا اور کفر سمٹنے لگا۔ دس سال میں پورے جزیرۃ العرب سے کفر و شرک کا خاتمہ ہوگیا۔ ہر طرف لا الٰہ الا اللہ کی پکار گونجتی چلی گئی۔ دس سال پورے نہ ہوئے تھے کہ حجۃ الوداع ہوا۔ سارے عرب سے لوگ جمع ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ نے امت کا اتنا بڑا اجتماع دیکھا تو اللہ کی حمد و ثنا کی: لاالٰہ الا اللہ وحدہ، انجز وعدہ، ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ.

﴿اللہ کے سوا کوئی شریک نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو اکیلے پسپا کر دیا﴾

کیسے تھے وہ مبارک لوگ جنہوں نے اس اسلامی ریاست کی نیو رکھی اور اپنے خون سے اس گلشن کو سینچا۔ اور کیا نیک بخت ہستیاں تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد پروانوں کی طرح جمع رہتی تھیں

خوشا وہ وقت کہ یثرب مقام تھا اس کا
خوشا وہ وقت کہ دیدار عام تھا اس کا

کیا ہمت تھی ان مسلمان مردوں اور عورتوں کی جن کی وفا اور جانثاری نے چند برسوں میں اسلام کو دنیا کی سب سے بڑی طاقت بنا کر دکھایا۔

وہ بھی ایک اسلامی ہجری سال تھا جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کے صحن سے مجاہدین کے قافلوں کو روانہ کر رہے تھے۔ چودہ سو پینتس سال بعد یہ بھی ہجری سال ہے جس میں امریکا اور طاغوتی طاقتوں کے لشکر پر لشکر عالم اسلام کے ایک کے بعد دوسرے ملک کا محاصرہ کرتے چلے جا رہے ہیں اور عبرت و حسرت کے یہ مناظر دیکھنے والی نگاہیں تھک چکی ہیں۔

مگر اس میں کسی اور کا کیا قصور ہے۔ سب ہم مسلمانوں ہی کا کیا دھرا ہے۔ ہم نے آپس میں کشت و خون کیا، اسلام سے منہ موڑا، اغیار کی تہذیب پر ریجھے اور مزید اس کا شکار ہوئے جا رہے ہیں، دولت کو مقصدِ زندگی بنا چکے۔ اللہ اور رسول کی ناراضی ہمیں قبول ہے۔ امریکا اور اس کے حواریوں کی ناراضی قبول نہیں۔ ہمارے دل مردہ ہو چکے ہیں، اسلام پس پشت ہے اور مغربی تہذیب ہمارا قبلہ۔ پردہ ہمیں بوجھ لگتا ہے اور نبی اکرم ﷺ کی صورت اور صحابہ کی وضع قطع ناگوار۔ کسی کو برقع پہنے دیکھ کر بے ساختہ طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر آتی ہے اور داڑھی و عمامہ والے پر جملے اچھالے جاتے ہیں، تو پھر ایمان کہاں ہے اور اسلام کدھر۔ پھر ہم کون سے اسلام کی تاریخ کا ماتم کر رہے ہیں، جب اسلام کو ہم نے خود ہی داغِ مفارقت دے دیا ہے۔ ہمیں پھر اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ ہمارے آباء کیا تھے اور ان کی عزت و سطوت کتنی صدیوں اور کتنے براعظموں پر محیط تھی۔ ہمیں پھر یہ شکایت کیوں ہے کہ کوئی ہم سے فائق اور بالاتر ہے۔ جب ہم شرف و عزت کے گلشن سے برگشتہ ہیں تو بے قیمت ہونے کا شکوہ کیوں؟

مدیر اعلیٰ : مفتی فیصل احمد
مدیر : انجینئر مولانا محمد افضل
”خواتین کا اسلام“ دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی فون: 021 36609983
خواتین کا اسلام انٹرنیٹ پر www.dailyislam.pk سالانہ زرتعاون اندرون ملک: 600 روپے، بیرون ملک: 3700 روپے

ایک قادیانی خاتون کا قبولِ اسلام

سعودہ بیگم - برطانیہ

"الحمدللہ، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کے فضل سے میں نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کیا۔ اپنی زندگی کے ابتدائی برس میں نے ایک پرجوش قادیانی کی حیثیت سے گزارے ہیں مگر اس کے ساتھ مجھے شدت سے احساس ہوتا تھا کہ میں تقریباً ایک غیر مذہبی ماحول میں رہ رہی ہوں۔ اس احساس نے جو خود میرے اپنے خاندان میں، جماعت احمدیہ میں اور میرے شوہر میں موجود تھا مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کردیا۔

میری سوچ میں اس تبدیلی کا احساس قادیانی جماعت اور میرے شوہر کو ہوا۔ اس کا نتیجہ ایک ناکام گھریلو اور ازدواجی زندگی کے طور پر میرے سامنے آنا شروع ہوا۔ جو کہ جماعت احمدیہ کی روایات کے عین مطابق تھا۔

تھوڑے ہی عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور مجھے یہ موقع ملا کہ میں صحیح طور پر اسلام کا مطالعہ کرسکوں، اس مطالعہ سے مجھ پر اسلام کی حقانیت اور قادیانیت کا فراڈ اور جھوٹ واضح ہوگیا۔ میں نے قادیانیت سے قطع تعلق کرنے اور اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ کچھ ہی عرصہ بعد میں نے عملی قدم اٹھاتے ہوئے اسلام قبول کرلیا، جس کے نتیجے میں مجھے نہ صرف جماعت، اور رشتہ دار بلکہ اپنے قادیانی شوہر کو بھی خیرباد کہنا پڑا۔ لیکن اس کے بدلے میں میرے دل و دماغ سے ایک بوجھ ہٹ گیا کہ میں کفر میں بیٹھی ہوئی تھی اور میں نے اس کے بعد اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کیا۔ اب میں نے ایک باعمل مسلمان سے شادی کرلی ہے۔ الحمدللہ اب میں بہت خوش ہوں۔

میرا سابقہ خاندان قادیانی ہے۔ جس کے تقریباً تمام بڑے لوگ قادیانی جماعت میں شامل ہیں لیکن الحمدللہ میرے اسلام قبول کرنے کے بعد میرے والدین اور بہن بھائیوں میں سے آدھے لوگ مسلمان ہوچکے ہیں جن میں میری والدہ، بہنیں اور ایک بھائی شامل ہیں۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ باقی افراد کو بھی اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ حال ہی میں مجھے مولانا سہیل باواصاحب نے کہا کہ میں اپنی اس وقت کی زندگی کے بارے کچھ لکھوں جب میں قادیانی تھی اور اسلام کا مطالعہ کررہی تھی۔ میں وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ اس وقت مجھے ہمیشہ قادیانی جماعت کی طرف سے یہ باور کرایا گیا کہ میں ایک ایسی جماعت کی ممبر ہوں جو اللہ کی پسندیدہ جماعت ہے اور فخر کرنا چاہئے کہ میں نے آج کے دور میں اس جماعت کو پایا۔ اگرچہ اصل صورتحال یہ ہے کہ نہ صرف میں بلکہ پوری جماعت اس بات سے ذرہ برابر بھی واقف نہ تھی کہ حدیث وسنت کی اصل اہمیت کیا ہوتی ہے اس کے باوجود جماعتی احباب خود کو انتہائی دیندار سمجھتے تھے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جماعت کے ماہانہ جلسوں اور بیٹھکوں میں جو کہ نہایت باقاعدگی سے ہوا کرتی تھیں کبھی کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی کے بارے میں بات ہوتی، ورنہ عموماً ہر اجلاس میں دنیادار آدمی (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نمونہ بناکر اس کے بارے میں گفتگو کی جاتی تھی یا ایسے شخص کی جس کی محض دنیاوی زندگی خوش باش نظر آتی ہو اور اس بات کا بھی احساس ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں قرآن وسنت کا شائبہ تک نظر نہیں آتا، ایک دنیادار قسم کے آدمی کو بطور نمونہ پیش کیا جارہا ہے۔ میں اکثر اپنی والدہ سے پوچھا کرتی تھی کہ آخر کیا وجہ ہے اس طرح کے ماہانہ جلسوں میں شرکت کو ایک فرض سمجھا جاتا ہے؟ مگر مجھے کبھی کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ ملتا بھی تو کیسے؟ ہر میٹنگ میں ہمیں ایک حلفیہ بیان پڑھنا ہوتا تھا کہ ہم اپنا سب کچھ، ماں، باپ، بیوی، بچے، جان، مال و دولت، غرض سب کچھ، خلیفہ کے لیے، جماعت کے لیے قربان کرنے کے لیے تیار رہیں گے۔ اور میں اکثر سوچا کرتی تھی کہ سب کچھ قربان کرنے کا یہ حلف نامہ خلیفہ اور جماعت کے لیے کیوں لیا جاتا ہے۔ یہاں اسلام کا لفظ کیوں استعمال نہیں کیا جاتا، میرے لیے یہ سوال انتہائی اہم تھا۔ اس طرح کی میٹنگ میں عموماً موضوع گفتگو اسلام اور اسلامی زندگی کی بجائے مختلف جماعتی امور ہوا کرتے تھے اور بیشتر وقت ایک مقامی جماعت کی طرف سے دوسری مقامی جماعتوں پر مختلف قسم کے الزام اور جوابی الزام لگانے میں کٹتا تھا۔ غرض یہ کہ ان اجلاسوں میں اسلام، روحانیت، سنت کا حقیقتاً کوئی اثر تک نہیں ہوتا تھا جبکہ نام "دینی جلسہ" ہوتا تھا۔ یہ صورتحال اب بھی باقی ہے اور اکثر لوگ ابھی بھی اس بات سے واقف ہیں کہ وہ کس شیطانی چکر میں پھنسے ہوئے ہیں، اللہ انہیں ہدایت دے، آمین۔ جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں جو اجلاس ہوتے تھے ان میں قادیانیوں کو کسی حد تک مذہب کے بارے میں بتایا جاتا تھا۔ میں باوجود لاکھ کوششوں کے جماعت کے ان لیکچرز کو نہیں سمجھ سکتی تھی کیونکہ ان میں استعاروں، الٹی سیدھی تاویلوں، بے ڈھنگی مثالوں کی بھرمار ہوتی تھی جیسے ہر بات اصل صورت کی بجائے محض "ظل" اور "بروز" کے

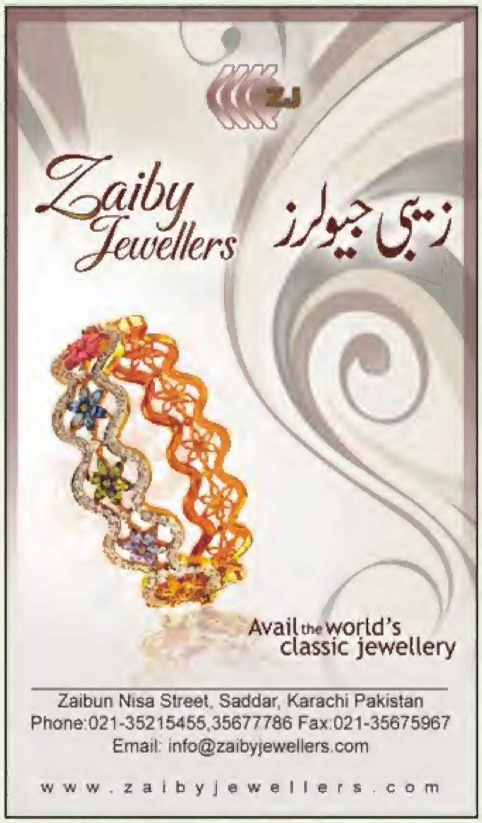

بدگمانی اچھی نہیں

عشرت جہاں۔لاہور

''السلام علیکم !خالہ کیسی ہیں آیئے بیٹھیے۔''

میں نے جمیلہ خالہ کے لیے جگہ بناتے ہوئے کہا۔انہوں نے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا دی۔

''کہاں سے آرہی ہیں خالہ، گھر سے؟'' میں بے اختیار پوچھ بیٹھی۔

''نہیں بیٹی !بیان سن کر آرہی ہوں۔''

''اچھا، یہ تو بہت اچھی بات ہے۔''

ہم ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد خالہ جمیلہ کہنے لگیں۔''برف ہوگی تمہارے ہاں؟ روزانہ برف دے دیا کرو، ثمینہ کو ضرورت ہوتی ہے شام کو شربت بناتے ہوئے۔آسیہ کے گھر سے منگوائی تو اس نے منع کر دیا کہ ہمارا فریج خراب ہے۔لو بھلا ایسا بھی ہوتا ہے، وہ دن بھول گئے جب مٹکے کا پانی پیتے تھے،اب فریج والے بن گئے تو بچے کو کہہ دیا،ٹھنڈا پانی لے جاؤ ہم خود باہر سے منگوا رہے ہیں، ہونہہ۔'' خالہ غصے میں آگئیں۔

''نہیں خالہ !میں نے خود دیکھا ہے،ان کے فریج میں ٹھنڈک نہیں ہو رہی کہ برف جمائے، میں کل ہی تو اس سے مل کر آئی ہوں۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نعیمہ !تم ہی دے دیا کرو برف، رمضان میں بڑی پریشانی ہو رہی ہے ،روز بچہ آجایا کرے گا۔'' انہوں نے امی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں باجی !آپ لے لیا کریں لیکن برف یہ بھی نہیں جمارہا، دراصل بجلی ہی اتنی جارہی ہے کہ برف بن ہی نہیں پاتی، پھر بجلی آتی بھی ہے تو کم وولٹیج کی وجہ سے بس پانی ٹھنڈا ہو جاتا ہے، میری اکیلی جان ہے جب یہ بچیاں آتی ہیں تو تب ہی ذرا ضرورت پڑتی ہے، میرے لیے تو یہی کافی ہے۔'' امی نے بات پوری کی، میں خالہ ہی کو دیکھ رہی تھی، میں نے بھانپ لیا کہ انہوں نے یقین نہیں کیا اس لیے فوراً بول پڑی۔

''نہیں خالہ آپ بچے کو بتا دیجیے گا، شام میں لے جایا کرے گا۔'' ساتھ ہی میں نے فریزر کا ڈھکن اٹھایا۔'' دیکھیں خالہ! اس میں ٹھنڈک بالکل نہیں ہے،بس یہ بجلی کا حال تو سارے علاقے میں ہی ہے، آسیہ کے گھر بھی یہی مسئلہ ہے۔''

یہ سن کر خالہ کی خفگی کچھ کم ہوئی ،انہوں نے خود دیکھا تو کہنے لگیں کہ واقعی اس میں تو ٹھنڈک ہی نہیں ہے۔

''خالہ آپ بچے کو بھیج دیا کریں، میں بھابھی سے بھی دلوا دیا کروں گی۔'' یہ سن کر انہوں نے شکر کا سانس لیا۔

تھوڑی دیر اِدھر اُدھر کی بات کر کے میں نے موقع دیکھ کر ان سے کہا۔''خالہ آپ نے اس حدیث مبارکہ کا مفہوم نہیں سنا، اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں نیک گمان رکھو۔یعنی ہمیں خواہ مخواہ ہی بدگمانی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے، رمضان کے مہینے میں کس کا دل چاہے گا کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو ٹھنڈے پانی سے محروم رکھے، کچھ نہ کچھ مجبوری ہی ہوتی ہے ورنہ......'' خالہ چونکہ خود تھوڑی دیر پہلے فریج دیکھ چکی تھیں،اس لیے سر ہلا کر رہ گئیں۔اس کے بعد ہم نے موضوع گفتگو بدل دیا۔دیکھا جائے تو ترشی اور تلخی ہمارے مزاج کا حصہ بن گئی ہے جو موقع دیکھتے ہی دل ودماغ سے پھوٹ پڑتی ہے اور کبھی ہم یہ نہیں سوچتے کہ نہ جانے اگلے بندے کی کیا مجبوری ہوگی، لیکن بدگمانی کے گناہ میں فوراً مبتلا ہو جاتے ہیں۔

رنگ میں پیش کی جارہی ہو۔ایسی صورتحال میں نہ کسی بات کا سر سمجھ میں آتا تھا نہ پیر،سالانہ جلسہ کیا ہوتا تھا محض ایک ''میٹنگ پوائنٹ'' تھا یا یوں کہیے کہ شادی دفتر۔ جلسہ گاہ کے پیچھے نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنی کاروائیاں جاری رکھتے جبکہ جلسہ گاہ میں بزرگ حضرات محض پھٹی آنکھوں سے خلیفے کو دیکھتے رہتے ،صورتحال اس حد تک بگڑی کہ خود خلیفہ کو سرِعام ایسی حرکت پر سرزنش کرنی پڑی لیکن خلیفے کو یہ بات کون سمجھائے کہ جس ماحول اور جلسہ کا اسلام اور سنت سے کسی قسم کا واسطہ نہ ہو اس کا حشر ایسے ہی ہوا کرتا ہے۔

ہم میں سے اکثر لوگ محض اردو کلام سنتے اور واہ واہ کرتے تھے مرزا طاہر کی خاص خواہش ہوتی تھی کہ واہ واہ ضرور ہونی چاہیے۔ہمیں مرزا طاہر کے اکثر بیانات کبھی بھی سمجھ نہ آتے کیونکہ ان میں کوئی بھی بات براہ راست اسلامی تاریخ اور لٹریچر سے وابستہ نہیں ہوتی تھی۔ مجھے مرزا طاہر کے وہ دعوے خوب یاد ہیں جو اس نے مباہلہ کے بارے میں کیے تھے،ہمیں ہمیشہ یہی بتایا گیا کہ پوری اسلامی دنیا میں کوئی نہیں تھا جو مرزا طاہر کے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرتا البتہ ہمیں یہ بات بہت دیر بعد معلوم ہوئی کہ مرزا طاہر جس کو مباہلہ کہتا تھا وہ مباہلہ تھا ہی نہیں۔بہر حال میں نے جب ان معاملات کو مولانا عبدالرحمٰن باوا صاحب سے سمجھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں کو پڑھا تو مجھ پر حقیقت واضح ہوگئی کہ قادیانیت نہ صرف اسلام سے مختلف کوئی نام نہاد مذہبی ٹولہ ہے بلکہ اسلام دشمنی ہی قادیانیت کی روح ہے۔بس اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی ہمت عطا فرمائی

اسلام قبول کرنے کے بعد مجھ پر مزید واضح ہو گیا کہ قادیانی حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا قطعی مطالعہ نہیں کرتے۔اگر یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کو سمجھ کر پڑھ لیں تو مزید ایک دن بھی قادیانیت سے وابستہ نہ رہیں۔اگر کوئی آدمی مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں پڑھ کر بھی قادیانیت سے لاتعلقی کا اظہار نہ کرے تو اس کی محض ایک وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ کمیونٹی سے خوف زدہ ہو۔ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ کمیونٹی کی بجائے آخرت کا خوف کھائیں۔قادیانی حضرات سے جب پوچھا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی محض ایک مجدد تھا اور یہ کہ مرزا نے کبھی بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا، قادیانیوں کا یہ کہنا بعض کی لاعلمی پر مبنی اور بعض کی دھوکہ بازی ہے کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں نہ صرف مرزا کو مجدد اور محدث بتاتی ہیں بلکہ نبی، رسول، محمد، احمد، کرشنا، بدھا، عیسیٰ، موسیٰ، آدم، خدا کا بیٹا، خدا کی بیوی حتیٰ کہ خود خدا قرار دیتی ہیں (العیاذ باللہ)۔

میرے اسلام لانے کے بعد میری دعوت پر میری والدہ بہن اور بھائی نے مولانا عبدالرحمٰن باوا کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا۔اسی طرح دوسرے تمام قادیانیوں سے میری انتہائی دردمندانہ گزارش ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں اور کمیونٹی کا خوف کھانے کی بجائے اللہ اور آخرت کا خوف کھائیں اور مرزا کی کتابوں کو خود سمجھ کر پڑھیں، وہ خود دیکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کس طرح اسلام کی روح اور بنیادی عقائد کو مسخ کیا ہے یہ جاننے کے بعد آپ پر مکمل واضح ہو جائے گا اور اللہ کی مدد سے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیں گے۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب پر سچائی اور حقیقت کو کھول کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح غلامی میں لائے ،آمین۔

مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی

قسم کے احکام:

سوال: ایک لڑکی کی عادت ہے کہ ہر بات پر قسم کھاتی ہے، اللہ کی قسم یہ کام نہ کروں گی۔ پھر بعد میں غلطی سے وہ کام اس سے سرزد ہوجاتا ہے۔ قسم کھانے کی اسے عادت پڑی ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ......

(1) ہر بات پر قسم کھانا کیسا ہے؟

(2) اگر ایک بات پر بار بار قسم کھائی کہ یہ کام نہ کروں گی، پھر آخر میں قسم توڑ دی، یا کئی بار قسم کھائی، کئی بار توڑ دی تو ایک کفارہ ہے یا کئی کفارے ہیں؟ (3) قسم کا کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟ جب جان بوجھ کر قسم توڑی جائے یا غلطی سے اور بھولے سے ٹوٹ جانے پر بھی واجب ہوتا ہے؟ (اخت ا۔ب۔ت)

جواب: کسی بات پر قسم کھانا درحقیقت اپنی سچائی پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بنانا ہے۔ اس لیے قسم کے معاملے میں مسلمان کو حد درجہ محتاط رہنا چاہیے۔ بلا ضرورت قسم کے الفاظ زبان پر نہ لائے جائیں۔ اگر مسلمان قسم کھائے تو صرف اس موقع پر جہاں شریعت قسم کھانے کا حکم دے یا کم از کم اس کی اجازت دے، اب سوالوں کے جواب ملاحظہ ہوں:

(1) بات بات پر قسم کھانا سخت مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نام کی شان گھٹانے کے مترادف ہے۔ شیطان اس سے خوش ہوتا ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں:

دکھے بیماریوں سے محفوظ
محافظ
قانون علاج بالغذاء کے عین مطابق
ایک مکمل دماغی اور جسمانی ٹانک
کا خالص قدرتی اجزاء سے تیار کردہ خصوصی ٹانک
محافظ جان
بچوں بڑوں اور بوڑھوں کیلئے یکساں مفید
① محافظ جان حافظہ اور نظر کو تیز کرتا ہے
① آنکھوں کے اردگرد سیاہ حلقے دور کرتا ہے
① پچکے گال اور بے رونق چہرے کو دلکش و بارونق بناتا ہے
مسلسل استعمال سے جوڑوں کے درد کیلئے بے مثال......
خواتین کی خوبصورتی کیلئے لاجواب
محافظ جان میں شامل اجزاء دل و دماغ معدہ اور جگر کی خصوصی نگہداشت کرتے ہیں
اگر آپ کسی بیماری کے باعث کمزوری محسوس کرتے ہیں
تو محافظ جان کا استعمال آپ کی اندرونی خرابیوں کو دور کر کے آپ کو صحت مند توانا جاذب نظر اور خوبصورت بناتا ہے۔ وہ بھی بغیر کسی سائیڈ ایفیکٹ
چھوٹا ڈبہ 200 گرام 650/-
بڑا ڈبہ 400 گرام 1200/-
● سیف دواخانہ لیاقت مارکیٹ ملتان ● جمال الدین خان جی آٹوز اتفاق لاڈ اچین بلوچستان
● سٹینڈرڈ یونانی دواخانہ چوک گھنٹہ گھر پشاور
● خالد دواخانہ صرافہ بازار ایبٹ آباد ● قدیمی چنیوٹی دواخانہ کچہری بازار سرگودھا
● نیا دواخانہ اسماعیل مارکیٹ شہید روڈ جھنگ ● خان کلینک جتی گوٹھ روڈ علی پور
● محمد نوید ماشاءاللہ جنرل سٹور گلی جامع مسجد اللہ داد والی جہانیاں
فری ہوم ڈیلیوری کیلئے ملک بھر سے ابھی فون کیجئے اور رقم کی ادائیگی پارسل ملنے پر کیجئے
Cell:0308-7520370 - 0334-7629969
قیومی دواخانہ بوہڑ بازار راولپنڈی 051-5505519

"کہتے ہیں پہلے زمانہ میں شیطان آدمیوں کو نظر آجاتا تھا۔ ایک صاحب نے اس سے کہا کہ کوئی ترکیب ایسی بتا کہ میں تجھ جیسا ہوجاؤں۔ شیطان نے کہا کہ ایسی فرمائش تو آج تک مجھ سے کسی نے بھی نہیں کی، تجھے اس کی کیا ضرورت پیش آئی؟ انہوں نے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے۔ شیطان نے کہا، اس کی ترکیب یہ ہے کہ نماز میں سستی کر اور قسم کھانے میں ذرا پروانہ کر، جھوٹی سچی ہر طرح کی قسمیں کھایا کر۔ ان صاحب نے کہا کہ میں اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ کبھی نماز نہ چھوڑوں گا اور کبھی قسم نہ کھاؤں گا۔ شیطان نے کہا کہ تیرے سوا مجھ سے چال کے ساتھ کسی نے کچھ نہیں لیا، میں نے بھی عہد کرلیا کہ آدمی کو کبھی نصیحت نہیں کروں گا۔" (فضائل نماز صفحہ 179)

وبهذه الأية ثبت ان الاكثار بالحلف مكروه وان الحلاف مجترئ على الله لايكون برا متقيا ولاموثوقا به في اصلاح ذات البين اه (التفسير المظهرى 318/1)

اسلاف قسم کے معاملہ میں بہت محتاط تھے، حتی الامکان سچی قسم سے بھی اجتناب فرماتے۔ معروف صحابی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ پر قسم آئی تو آپ نے دس ہزار درہم بھر دیے اور قسم نہ کھائی، پھر ارشاد فرمایا: رب کعبہ کی قسم! اگر میں قسم کھاتا تو سچی قسم ہی کھاتا، لیکن قسم ایک بھاری چیز ہے اس لیے (قسم کی بجائے) میں نے اس کا فدیہ دے دیا۔

اور حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے قسم سے بچنے کے لیے ستر ہزار درہم بھر دیے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر 254)

(2) جتنی بار قسم کھائی، اتنے ہی کفارے واجب ہوں گے۔ خواہ کئی بار قسم کھا کر آخر میں توڑے یا بار بار قسم کھا کر بار بار توڑے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ مکمل جملہ قسمیہ بار بار دہرایا، اگر صرف قسم کا تکرار کیا تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر حرف عطف کے ساتھ قسم کا تکرار کیا تو یہ متعدد قسمیں ہوں گی۔ مثلاً کہا: اللہ کی قسم اور رحمٰن کی قسم اور رحیم کی قسم فلاں کام ضرور کروں گا تو یہ تین قسمیں ہیں، خلاف ورزی کی صورت میں تین کفارے واجب ہوں گے۔ اور اگر حرف عطف کے بغیر قسم کا تکرار کیا۔ مثلاً کہا: اللہ رحمٰن رحیم کی قسم فلاں کام ضرور کروں گا تو یہ ایک قسم ہے۔ توڑنے کی صورت میں ایک کفارہ واجب ہوگا: **وفي البحر عن الخلاصة والتجويد: وتتعدد الكفارة لتعدد اليمين والمجلس والمجالس سواء...... واتفقوا ان والله والرحمن يمينان وبلاعطف واحدة (قوله واتفقوا) يعني ان الخلاف المذكور اذا دخلت الواؤ على الاسم الثاني وكانت واحدة فلو تكررت الواؤ مثل والله والرحمن فهما يمينان اتفاقاً لان احديهما للعطف والاخرىٰ للقسم كما في البحر واما اذالم تدخل على الاسم الثاني واؤ اصلا كقولك والله الله وكقولك والله الرحمن فهويمين واحدة اتفاقا كما في الاخيرة (ردالمحتار 714/3)**

(3) قسم ٹوٹنے پر بہر حال کفارہ لازم ہوتا ہے، خواہ جان بوجھ کر توڑے یا غلطی سے ٹوٹ جائے، قسم یاد ہو یا نہ ہو۔

درد کا درماں

ریحانہ تبسم فاضلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

❖ پیاری باجی جان! مجھے آپ کا درد کا درماں سلسلہ انتہائی پسند ہے۔ میرے بھی کچھ مسائل ہیں، جو میں نمبر وار لکھ رہی ہوں۔

(1) ہم نے کچھ عرصہ پہلے اپنا مکان تعمیر کرنا شروع کیا لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ مکان بھی نہ بن سکا اور قرض بھی چڑھ گیا۔ اب میرے شوہر بہت ہی ذہنی ٹینشن میں ہیں، ٹھیک طرح نیند بھی نہیں آتی، کوئی کام کرنے کو دل بھی نہیں کرتا، کوئی ایسا وظیفہ بتائیں کہ قرض بھی اتر جائے اور دوبارہ پیسے بھی آجائیں۔

(2) میرے چھوٹے بھائی پر کسی نے جادو کر دیا ہے اس کو ختم کرنے کے لیے کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جو میں کرتی رہوں اور اس کا اثر ختم ہو جائے کیوں کہ میرے والدین اور بھائی سب لاہور میں رہتے ہیں۔

(3) کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جس سے میرے بچوں کا نماز اور پڑھائی میں دل لگ جائے اور بیٹے کا کیڈٹ کالج میں اچھے نمبروں سے داخلہ ہو جائے۔

(4) میرے بچوں میں خود اعتمادی اور مستقل مزاجی کی کمی ہے۔ خود مجھ میں بھی مستقل مزاجی کی کمی ہے، اس کے لیے بھی کچھ بتائیں۔ صبح کی نماز کے بعد وقت نہیں ہوتا تو یہ بھی بتائیے گا کہ وہ وظیفہ نماز کے کتنی دیر بعد کر سکتے ہیں۔

(مسز ارشد محمود)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بی بی مسز ارشد ”درد کا درماں“ پسند کرنے کا شکریہ۔ نمبر وار جوابات ملاحظہ فرمائیے۔

1: عقل مندی یہی ہے کہ جتنی چادر ہو اتنے ہی پیر پھیلائے جائیں۔ قرض لے کر گھر بنانا کوئی اچھی بات نہیں۔ یہ دنیا تو عارضی ٹھکانہ ہے، عزت کے ساتھ اللہ تعالیٰ زندگی گزروا دے وہ اس کا احسان ہے۔ ہر نماز کے بعد قرض کا بوجھ اتارنے کے لیے تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ پڑھیں۔ ہر نماز کے بعد اول وآخر ایک مرتبہ درود ابراہیمی سات مرتبہ سورہ قریش پڑھیں۔ ان شاء اللہ پیسے کی کمی نہیں ہوگی۔

2: صبح وشام منزل پڑھ کر تصور میں اپنے بھائی پر دم کریں۔ اپنی والدہ سے کہیں کہ وہ بھی صبح وشام منزل پڑھ کر بیٹے پر دم کریں اور پانی پلائیں۔

3: التحیات کے بعد رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ پڑھیں۔ سورۃ الانشراح صبح وشام تین مرتبہ پڑھ کر بچوں کے سینے پر دم کریں۔

4: لا الہ الا اللہ کا کثرت سے ورد کریں اور اللہ پر اعتماد کریں۔ جو صحیح بات ہے اس پر جم جائیں، ان شاء اللہ خود اعتمادی اور مستقل مزاجی پیدا ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔

صرف جواب:

بی بی ی۔ ف قیصر صاحبہ! اسی کا نام دنیا ہے جو کچھ آپ کے ساتھ ہوا۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپ اس پر صابر وشاکر ہیں لیکن آپ کے شوہر تکلیف برداشت نہ کر سکے۔ خیر اللہ تعالیٰ نے آپ کے نصیب سے آپ کے شوہر کو راہ راست دکھلائی۔ اب آپ یہ کوشش کیا کریں کہ اپنے شوہر کے ساتھ محبت کا برتاؤ کریں اور ان کی دل جوئی میں لگ جائیں۔ سسرال والے کیا کر رہے ہیں، اس کو چھوڑ دیں۔ آپ اللہ کا شکر ادا کریں کہ آپ شرک وبدعت کے ماحول سے اللہ کے فضل سے بچی ہوئی ہیں۔ آپ اولاد کے لیے حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کو ورد میں رکھیں اور چلتے پھرتے یَامُبْدِیُ یَامُصَوِّرُ کا ورد کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہیں وہ ضرور آپ کو صالح اولاد عطا فرمائے گا۔ بی بی! آپ ہمیشہ یہ بات یاد رکھیے گا کہ فضا میں ماحول کے اثرات رچ بس جاتے ہیں۔ اس لیے ایسی جگہ رہنا اور یہ سمجھنا کہ ہم اپنے دامن کو بچا لیں گے، ناممکنات میں سے ہے۔ فحاشی کے اڈوں کے قریب رہ کر آدمی آہستہ آہستہ شیطان کے چنگل میں پھنس جاتا ہے، آپ نے خود ہی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ گھر بدلنے سے ماحول بھی بدل گیا۔ آپ پڑھی لکھی ہیں، بیمار ہونے پر کبھی بھی میڈیکل اسٹور والوں کے مشوروں پر عمل نہ کریں، ورنہ دوسری صورت میں آدمی بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ آپ بھی اس بات کو سمجھ لیں اور اپنے شوہر کو بھی سمجھائیں کہ سکون اور اطمینان اللہ کے ذکر سے ہی ملتا ہے، کسی اچھے ہاسپٹل میں جہاں انجکشن کے ذریعے نشہ چھڑایا جاتا ہے، وہاں سے اپنے شوہر کا علاج کروائیں اور دوپہر کو زوال کے وقت اول وآخر ایک مرتبہ درود ابراہیمی اور دس منٹ تک یاقدوس کا ورد کر کے تصور میں ہی شوہر پر دم کریں اور پانی پر دم کر لیں۔ یہ پانی شوہر کو پلائیں۔ دم کرنے کے بعد اپنے شوہر کی اصلاح کے لیے خوب دعا بھی کیا کریں۔ جو عمل آپ نے اپنا لکھا ہے وہ جاری رکھیں۔ دن میں دو مرتبہ شوہر کے پاس بیٹھ کر سورۃ الرحمٰن کی تلاوت کریں۔ شوہر کے غصے کو دور کرنے کے لیے درود ابراہیمی انتہائی سکون کے وقت جتنا آپ پڑھ سکتی ہیں، پڑھ کر شوہر کے لیے دعا کریں۔ آپ اپنے شوہر کی بیوی تو ہیں ہی، اب ان کی خدمت گار بھی بن جائیں۔ میکے جانا کم کر دیں کہ قدر کھو دیتا ہے ہر روز کا آنا جانا۔ دو رکعت نماز صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اپنے تمام مسائل کے لیے اللہ کی بارگاہ میں دعا کریں۔

عرصہ 20 سال سے

دیوا یونانی کیپسول

پچکے گالوں، دبلے پتلے جسم کو موٹا، خوبصورت اور طاقتور بنائیں

منی بیک گارنٹی کے ساتھ

- جسم کی بھرپور نشوونما کر کے وزن بڑھائے
- اعصابی کمزوری کو ختم کر کے توانائی بحال کرے
- کمزور پچکے گالوں کو بھرپور صحت مند اور سڈول بنائے
- معدے وجگر کی اصلاح کر کے خوراک کو جزو بدن بنائے

دیوا کیپسول طبی ماہرین کی زیر نگرانی انتہائی بے ضرر جڑی بوٹیوں سے تیار کیے گئے ہیں جو جگر ومعدہ کی اصلاح کر کے بھوک لگاتے ہیں، جسم میں توانائی بحال کرتے ہیں، بھوک کی کمی کو دور کر کے چہرے پر سرخی اور شادابی لاتے ہیں بیماری کے بعد جسم کی کھوئی ہوئی طاقت بحال کرتے ہیں، کیپسول ایک ایسی صحت بخش اور طاقت ور دوا ہے جو ذہنی وجسمانی تھکاوٹ، سستی، کاہلی، لاغری اور نقاہت کا خاتمہ کر کے طبیعت میں چستی اور تازگی پیدا کرتے ہیں اور نظام انہضام کو درست کر کے بھوک لگاتے ہیں۔

علامات: آپ عورت ہیں یا مرد؟ آپ ایک حد سے زیادہ کمزور نظر آتے ہوں، آپ کی کلائیاں سوکھی ہوئی ہوں، ہاتھوں کی پشت پر رگیں ابھری ہوئی ہوں، آپ بے حد حساس ہوں، نیند کم آتی ہو، جسم گرم رہتا ہو، قوت برداشت میں کمی طبیعت میں غصہ اور مزاج میں چڑچڑا پن ہو۔

اگر درج بالا علامات آپ میں ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ ضرورت سے زیادہ کمزور اور سوکھے ہوئے ہیں تو آپ کو ایسے علاج کی ضرورت ہے جس سے آپ کا جسم صحت مند اور سڈول بن جائے

ان سب علامات میں دیوا کیپسول کامیاب اور مفید وموثر دوا ہے

ڈیلر: بادشاہ دوی ہٹی بوہڑ بازار راولپنڈی 0515533528

◎ خواجہ اسٹور، ہاسپٹل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی ◎ محمد علی میڈیکوز آرام باغ کراچی ◎ خالد برادر مدنی سٹریٹ سکھر ◎ مصطفیٰ دواخانہ سول روڈ راحت سینما حیدرآباد ◎ کھڑوڑل پنسار شاہی بازار لاڑکانہ ◎ نادر دواخانہ صرافہ بازار ایبٹ آباد ◎ ایس ایس ٹریڈرز 22 علامہ اقبال روڈ لاہور ◎ شاہی طبی دواخانہ چنیوٹ بازار فیصل آباد ◎ حبیب دواخانہ گھنٹہ گھر ملتان ◎ ملت دواخانہ گھنٹہ گھر پشاور

www.devapak.com

ہر قسم کے طبی مشورے کے لیے 12 سے 6 بجے کال کریں گھر منگوانے کے 03335203553 یا skype پر آرڈر کریں
DEVAPAK نام پتہ sms کر کے معلوماتی کتابچہ مفت منگوائیں 03457000088

فرزندِ جلیل

رفعت سعدی۔ ڈیرہ غازی خان

تین بہنوں کے بعد جب میں ماں کی گود میں آیا تو ماں کی خوشی دیدنی تھی۔ ماں نے سات پیروں کے مزاروں پہ جا کر میری آمد کی دعائیں کی تھیں۔ اب ان ساتوں مزاروں پہ جا کر چادریں چڑھائیں، مٹھائی بانٹی اور مجاوروں کے دوزخ نما پیٹ نوٹوں سے بھرے اور خوش خوش لوٹ آئی، کیوں کہ مجاورین نے اپنے 'علم' کے بل بوتے پر آیندہ بھی دو چار بیٹے ہونے کی بشارت سنائی تھی لیکن ہوا یہ کہ میرے بعد مزید دو بہنیں تشریف لے آئیں۔ اباجی ماں کی طرح ضعیف الاعتقاد نہیں تھے۔ وہ ماں کو چڑانے کے لیے کہتے:

"تیرے پیروں سے بھول ہو گئی ہے، دو چار چادریں اور چڑھا کر آنا کہ انہیں یاد آ جائے کہ انہوں نے بیٹوں کی بشارتیں سنائی تھیں۔" ماں اس گستاخی پہ دہل کر رہ جاتیں۔

"منے کے ابا! اپنے بیٹے کی خیر مانگ، ایسی باتیں نہ کیا کر۔"

اباجی کہتے: "ہاں خدا سے خیر مانگتا ہوں، وہ خیر ہی کرے گا۔"

میں نے ہوش سنبھالا تو بیٹا ہونے کی حیثیت سے خود کو بڑا اہم پایا۔ ماں اور سب بہنیں ہر دم ناز اٹھانے کے لیے تیار، لیکن اسے میری طبعی انکساری ہی سمجھ لیں کہ میں لاڈ اٹھوانے کی بجائے ہر کام میں ان کی تقلید کرنے لگا۔ بول چال میں انہیں کے صیغے استعمال کرتا، چہرے اور ہاتھوں کی حفاظت و دھلائی، پاؤں کی ایڑیوں کی رگڑائی، دنداسے کے ساتھ دانتوں کی صفائی اور ہونٹوں کی رنگائی سمیت ہر کام میں ان کے ساتھ شریک ہوتا۔ یہاں تک کہ عید یا شادی کے موقع پر مہندی اور چوڑیوں میں سے بھی اپنا حصہ وصول کرنے پر اصرار کرتا۔

"منے! یہ چیزیں لڑکے استعمال نہیں کرتے، تم تو مرد ہو، بھائی ہو ہمارے۔" بڑی باجی مجھے سمجھاتیں۔ "تو کیا ہوا، میں بہن بن جاتا ہوں آپ کی۔" میں فوراً صنف بدلنے پہ تیار ہو جاتا اور ماں ہول کر رہ جاتی۔ ابا الگ غصے ہوتے:

"منے کی ماں یہ عورت کا عورت ہی رہے گا، میرے سر پہ پہاڑ جیسا بوجھ ہے بیٹیوں کا، میں اسے دیکھ کر جیتا ہوں کہ کب بڑا ہو کر میرا بوجھ بٹائے گا، پر یہ تو ابھی سے چوڑیاں پہننے کے لیے تیار بیٹھا ہے۔"

ترس کھا کر چھوٹی باجی صائمہ نے جو ایک آدھ چوڑی میری کلائی میں ڈال دی ہوتی، وہ اباجی کے کوسنوں کی زد میں آ جاتی، اور میں سوچتا رہ جاتا کہ پانچوں کا وزن مل کر بھی ایک چھوٹی سی پہاڑی جتنا نہیں ہو سکتا۔ پھر اباجی پہاڑ جیسا بوجھ کیوں کہتے ہیں؟

پھر ان دنوں میں سیکنڈری میں تھا، جب بڑی باجی کی شادی ہوئی۔ میں خوش ہوا کہ اباجی کا بوجھ ہلکا ہو گیا ہے اور اباجی جو کمر کو ذرا سا خم دے کر چلتے ہیں اب سیدھا چل سکیں گے، لیکن میں نے شام کو دیکھا کہ ماں تو رو رہی تھی اور اباجی اداس بیٹھے تھے۔ مجھے حیرت ہوئی۔ "اباجی پہاڑ کا ایک ٹکڑا تو ہٹ گیا نا؟" میں نے اباجی کو کچھ یاد دلانے کی کوشش کی۔ "کیسا پہاڑ؟ کون سا ٹکڑا؟" اداس آنکھوں میں حیرت بھر کر انہوں نے میری طرف دیکھا۔

"بیٹیوں کا پہاڑ۔" میں نے جواب دیا تو وہ ہلکا سا مسکرائے پھر بولے:

"چل پگلے بیٹیاں تو جگر کا ٹکڑا ہوتی ہیں، انہیں جدا کرنا بڑا بھاری ہوتا ہے، پر یہ تو رب کا نظام ہے، چلتا آیا ہے چلتا رہے گا۔"

اور میں اباجی کے بیان کی اس تبدیلی پر حیرت کے سمندر میں جا گرا۔ خیر جب آٹھویں میں پہنچا تو بہنوں کے ساتھ گھریلو کاموں میں بھی شامل ہونے لگا۔ چائے، روٹی، سالن، آملیٹ پراٹھے ہر چیز بنانے میں ماہر ہوتا چلا گیا۔ قیمہ، ساگ، آلو اور کبھی دال کے پراٹھے ٹھیک ٹھاک بنا لیتا اور پھر کسی زیرِ تربیت منگنی شدہ لڑکی کی طرح سارے گھر والوں سے ٹیسٹ کروا کے داد وصول کرتا۔ مجھے نت نئی ڈشیں بنانے کا بھی خبط تھا۔ اباجی میری پڑھائی کے بارے میں فکر مند رہتے۔ برآمدے میں رکھی میرے لیے مخصوص میز کرسی پر مجھے موجود نہ پا کر وہ میری تلاش میں نکلتے اور میں کچن سے برآمد ہوتا تو وہ خوب سناتے۔ مگر ان کی ڈانٹ ڈپٹ کے باوجود میں نے دسویں تک کوکنگ میں مہارت تامہ حاصل کر لی تھی۔ اب تو حال یہ ہو گیا تھا کہ بہنیں سوٹ، چوڑیوں، جوتوں اور پونیوں تک کے انتخاب اور میچنگ میں میری خدمات حاصل کرتیں۔ میری پسند اور انتخاب کی زبردست پذیرائی کرتیں اور میں فخر سے پھول پھول جاتا۔ مردانہ کپڑوں کی مجھے خاص پہچان نہیں تھی، اپنا سوٹ لے کر آتا تو دو ایک بار کی دھلائی کے بعد اس پہ یوں بور آ جاتا جیسے بہار کے موسم میں آم کے درختوں پر آیا کرتا ہے۔ پھر ہوا یوں کہ چھوٹی باجی کی بھی شادی ہو گئی، پہاڑ کچھ اور سرکا، مگر کمر کا خم بدستور رہا۔ تعلیم کے دوران ہی خوش قسمتی سے تبلیغ والوں کے ہتھے چڑھ گیا۔ تعلق بڑھا، سلسلے دراز ہوئے تو جہاں دین کے بہت سے مسائل کا علم ہوا، وہیں یہ عقدہ بھی کھلا کہ میں جو اب تک خود کو پیروں کی توجہ کی مہربانی سمجھتا آیا ہوں، خالص خدائی عطا ہوں اور میرے دنیا میں ورود کے کارنامے میں ان مجاوروں کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ میں نے اپنے دل و دماغ سے تو شرکیہ عقائد کو کھرچ، رگڑ اور دھلائی کر کے صاف کر دیا مگر ماں کے اعتقاد میں تزلزل پیدا کرنے سے زیادہ آسان تھا کہ میں جوئے آب نکال لاتا۔ لیکن میں نے حوصلہ نہیں ہارا، کچھ میں نے محنت کی، بیانات سنوائے اور کچھ میرا لاڈلا بیٹا ہونا کام آیا اور بالآخر ماں کے شرکیہ

محبت الٰہیہ کتب کا پیکیج

فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

محبتِ الٰہیہ

صفحات 374

2 عورت کے بندے
3 فتنہ انکارِ حدیث
4 بدعات مروجہ
5 نماز میں مردوں کی غفلتیں
6 نفس کے بندے
7 نماز میں خواتین کی غفلتیں
8 اسلام میں ڈاڑھی کا مقام
9 مرض و موت
10 اصلاحِ خلق کا الٰہی نظام

اصل قیمت ~~750/=~~

رعایتی قیمت 450/=

منی آرڈر روانہ فرمائیں ڈاک خرچ مفت

کتاب گھر

021-36688747,36688239 :فون

0305-2542686 :ایکسٹینشن: 211 موبائل

عقائد تحلیل ہوگئے اور توحید اس کے دل میں حلول کرگئی۔ بہنیں تعلیم یافتہ اور سمجھ دار تھیں، اس لیے وہ بھی جلد ہی لائن پر آگئیں۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد تلاش نوکری کا کڑا مرحلہ آن پڑا۔ سن رکھا تھا کہ سفارش اور رشوت کے بغیر نوکری کا حصول دیوانے کا خواب ہے۔ اپنی پوٹلی ان دونوں نایاب چیزوں سے خالی تھی، ابا جی معمولی بڑھئی تھے اور ''حصول رزق حلال عین عبادت ہے'' کے نظریے پہ سختی سے قائم۔ تعلقات محلے داروں تک محدود تھے۔ سو ''زادِ راہ'' کے بغیر ان کڑی راہوں سے گزرتے ہوئے بارہا خیال آتا کہ قیس و فرہاد وغیرہ کو اس مرحلے سے گزرنا پڑتا تو وہ عشق وشق بھول جاتے، اور دشت وجبل کی خاک چھاننے اور ناقہ ومحمل کے پیچھے خوار ہونے کی بجائے چاول، چھولے کی ریڑھی لگا لیتے۔ یقیناً ان کی زندگی میں یہ مرحلہ نہیں آیا ہوگا۔ سرکاری نوکری سے مایوس ہوکر کئی پرائیویٹ اداروں میں کوشش کی مگر ڈھاک کے وہی تین پات رہے۔ کوئی ایسی نوکری جو زندگی کی گاڑی کو گھسیٹنے کی بجائے خوش حال ایکسپریس کی طرح دوڑا دیتی، کا حصول خواب بن گیا۔ جوتوں کے ساتھ پیروں کے تلوے بھی گھس گئے اور جب میں تلاش نوکری کے اس دریا میں سندوں اور ڈگریوں کے کچے گھڑے کے سہارے تیرتے ہوئے ڈوبنے لگا تو تنکے کا سہارا پکڑ لیا۔ حصول نوکری کی خواہش کو سفید کاٹن کا کفن پہنا کر توجوانوں کی امیدوں کے قبرستان میں دفن کردیا، جہاں پہلے سے موجود ہزاروں قبروں نے اسے خوش آمدید کہا اور اپنے ہاں خصوصیت کے ساتھ جگہ دی اور پھر میں نے سموسے پکوڑوں کی ریڑھی لگالی۔ ماں کو صدمہ ہوا لیکن جب میں نے اسے بتایا کہ وطن عزیز میں ہزاروں مائیں اس کے صدمے میں شریک ہیں تو ماں کا دل ٹھہر گیا۔ ابا جی نے ماں جی کو حوصلہ دیتے ہوئے فرمایا: ''حلال روزی کما رہا ہے کوئی بھیک تو نہیں مانگ رہا۔''

ابا جی کی بات ماں جی کے قریب سے تو بغیر اثر کیے گزر گئی مگر مجھے حوصلہ مل گیا۔ تندہی سے کام کرنے لگا۔ ہاتھ میں تو پہلے ہی ذائقہ تھا۔ بچپن اور لڑکپن کی پریکٹس کام آئی۔ جلد ہی شہرت ہوگئی۔ تنکے کا سہارا شہتیر بنا، کچھ پیسے ہاتھ آئے تو چھپر ہوٹل کھول لیا۔ نام رکھا 'غریب ہوٹل'...... ساگ، آلو، مولی، دال اور مٹر کے پراٹھے اپنے ہم نصیبوں کو سستے داموں ملنے لگے۔ ساتھ ہی چھوٹے اسپیکر پہ اعلان ہوتا رہتا، ناشتے کے لیے تشریف لائیے، بیوی کی جھڑکیاں سننے کی بجائے غریب ہوٹل آکر وقت پر خالص گھریلو ناشتہ کیجیے اور غریب ہوٹل کے گن گائیے۔ ایک بار آزمایئے بار بار آیئے۔ نتیجتاً روز روز کی چخ چخ سے تنگ آئے خاوند حضرات صبح صبح غریب ہوٹل کا رخ کرتے۔ گھریلو قسم کا ناشتہ اپنے مفلس پیٹوں میں انڈیل کر اطمینان سے تلاش معاش کو نکل جاتے۔ شہرت ترقی کے الیکٹرک زینے پہ چڑھ کر بلندی کے آسمان پہ آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔ ہجوم بڑھا، جگہ کم پڑنے لگی تو غریب ہوٹل کسی شکم پرور آدمی کے پیٹ کی طرح وسیع ہوتا گیا۔ صابر لوہار سویرے سویرے حقہ اٹھائے ہوٹل میں آجاتا اور کہتا:

''گھر والی کی نصیحتیں سننے کی بجائے اچھا ہے کہ بندہ یہاں آجائے ناشتہ بھی کرلے اور دوستوں سے گپیں بھی مارلے۔''

رشید درزی بھی بلا ناغہ آتا اسے شکوہ تھا کہ ''بیوی کے ہاتھوں خود سوزی کر جانے والے پراٹھے کھانا اس کے بس کی بات نہیں، اگرچہ بر نال ہی کیوں نہ لگی ہوئی ہو۔''

فولاد بھی روزانہ آتا، اسے گلہ تھا کہ ''پانچ عدد بچوں کی صبح سویرے ہنگامہ خیز بیداری، دھلائی دھنائی اور پھر برتنوں کی اٹھا پٹخ کے درمیان ہونے والا ناشتہ اسے دس بجے نصیب ہوتا ہے جبکہ اسے آٹھ بجے کام پہ جانا ہوتا ہے۔''

غریب ہوٹل نے شوہروں کے دلدر دور کیے مگر بیویاں ناراض ہوتی چلی گئیں، اس بات کا اندازہ یوں ہوا کہ ایک دن گھر سے بازار جانے کے لیے نکلا۔ تین چار خواتین بھی گلی میں سے گزر رہی تھیں، میں نے بھی اسی سمت کو جانا تھا، جدھر ان کا رخ تھا، میں جب ان کے قریب سے گزرنے لگا تو ایک خاتون نے باقیوں سے سرگوشی کی جو میں نے صاف سنی۔ ''یہ ہے غریب ہوٹل والا۔'' سب نے گردنوں کو حرکت دی۔ ''اچھا یہی ہے ناہنجار کہیں کا!'' ایک بولی۔

میں تیزی سے آگے نکل گیا۔ ''جب سے اس نامراد نے ہوٹل کھولا ہے میرے شوہر نے گھر میں ناشتہ نہیں کیا۔'' دوسری نے دہائی دی۔ ''یہ مرد لوگ تو چٹخارے کے دیوانے ہوتے ہیں، میرا خاوند کہتا ہے کہ وہاں گھر کی طرح کا کھانا ملتا ہے، بھلا ہوٹل کا کھانا گھر کے کھانے جیسا ہوسکتا ہے۔'' تیسری نے دل کے پھپھولے پھوڑے۔ ''بیوی کی جھڑکیاں مت سنیے۔ اونہہ ہم لوگ تو ان مردوں اور ان کے بچوں کے لیے جان مار کے کھانے بناتے ہیں اور جھڑکیاں بھی سنتے ہیں، ساری خدمت کرتے ہیں پھر بھی بدنام ہیں۔'' پھر وہ سب ایک ساتھ بولنے لگیں، ان کی گفتگو کے ملغوبے سے شیطان، ڈاکو، لٹیرے ڈرامہ باز، گھٹیا فسادی، جیسے الفاظ سمجھ میں آتے رہے، ان کی آوازوں کی رسائی کے مدار سے نکلتے نکلتے آخری جملہ جو سماعت نے وصول کیا وہ یہ تھا کہ ''خدا کرے اسے بدزبان اور پھوہڑ بیوی ملے، بیوی کے ہاتھوں بھوکا مرے۔''

اس بددعا کو سن کر میرا دل کانپ گیا۔ میں نے اسپیکر پہ اعلانات کروانا بند کر دیے اور دعا کرتا رہا کہ اس بددعا کو اوپر جانے کے لیے آسمان کا کوئی دروازہ کھلا نہ ملے۔ اس دوران مزید دو بہنیں بھی پیا گھر سدھار گئی تھیں۔ صرف ایک چھوٹی باقی تھی جو ابھی پڑھ رہی تھی۔ ماں کو میرے سر پہ سہرا سجانے کی جلدی تھی جس کے لیے وہ 'تلاش لڑکی مہم' شروع بھی کر چکی تھی لیکن میں اس 'دور غلامی' سے پہلے بہت کچھ کر لینا چاہتا تھا۔ ایک شاندار قسم کے ہوٹل کی تعمیر کے لیے میں نے رقم جمع کرنا شروع کر دی تھی۔ اپنا فن میں نے اپنے شاگردوں میں منتقل کردیا، بلکہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا تاکہ معیار برقرار رہے۔ پھر رقم کی دستیابی پر مناسب جگہ خرید کر شاندار قسم کے ہوٹل کی تعمیر شروع کروادی۔ ایک دن رشید درزی اداس سا آیا اور کہنے لگا:

''یار تو تو اپنے نئے ہوٹل میں منتقل ہوجائے گا اور ہم جیسے صرف باہر سے دروازے تکا کریں گے۔''

اس کی بات دل کے عین درمیان پہ لگی، تعمیر مکمل ہوگئی، ہوٹل کھل گیا لیکن میں نے غریب ہوٹل کو ختم نہیں کیا۔ نیا ہوٹل تیزی سے ترقی کے زینے پھلانگنے لگا، پیسے کی ریل پیل ہوئی تو معیار زندگی بلند ہوا، خوب صورت سا گھر تعمیر ہوا، گاڑی بھی آگئی تو گھر والی لے آنے کے لیے بھی سنجیدہ ہوگیا، جبکہ عمر شریف 40 کے ہندسے سے ذرا سا پیچھے رہ گئی تھی۔ ماں نے امیر گھرانے کی لڑکی پسند کرلی جو بقول ماں کے شہزادیوں جیسے حسن کی مالک ہے۔ اب مجھے اپنی زیارت کروانے کے لیے ان کے گھر جانا تھا۔ لڑکی والوں کا گھر توقع سے کہیں زیادہ شان دار تھا۔ مجھے حیرت سی ہوئی کہ یہ کروڑ پتی لوگ ہم جیسوں کے ساتھ رشتہ جوڑنے پہ کیسے آمادہ ہوگئے ہیں۔ اپنے والدین کے ساتھ جب خود لڑکی بھی چست لباس میں ملبوس کمرے میں در آئی تو میں نے نظریں قالین پہ گاڑ لیں اور سر کو نفی میں ہلنے سے بمشکل روکا۔ اور گھر واپس آتے ہی بہانگ دہل انکار کردیا۔ ''ماں مجھے یہ شو پیس نہیں چاہیے، کسی دین دار گھرانے سے سیدھی سادی سگھڑ لڑکی لے آ۔'' میں نے ماں سے کہا۔

''میرے سوہنے پتر کے لائق تو یہی ہے، شہزادی ہے شہزادی۔'' ماں کے لہجے میں ستائش تھی۔

''ماں جب یہ شہزادیاں ملکائیں بنتی ہیں تو تیرے میرے جیسوں کو جوتے کی نوک پہ رکھتی ہیں۔''

''اچھا پتر جیسے تیری مرضی، اب کس منہ سے انکار کروں انہیں؟'' ماں حسرت زدہ تھی۔

''یہ میرا کام ہے۔'' میں نے یہ کہہ کر موبائل نکالا، ملک صاحب کا نمبر ملایا، رسمی جملوں کے بعد مدعا بیان کردیا، وہ حیرت کے سمندر میں جاگرے، پھر اٹھ کر سنبھلتے ہوئے بولے۔ ''کوئی وجہ تو ہوگی بیٹا؟''

"اصل میں انکل ہم پینڈو لوگ جتنی بھی ترقی کرلیں رہتے وہی پینڈو ہی ہیں، دیکھیے اب میں چاہوں گا کہ میری بیوی میری خدمت اپنے ہاتھوں سے کرے، اگرچہ نوکر گھر میں موجود ہوں، میری ماں کی خدمت کرے، اس کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کا بھی خیال رکھے، گھنٹوں بیٹھ کے اس کے ساتھ باتیں کرے تاکہ وہ تنہائی کا شکار نہ ہو، اب میں نہیں سمجھتا کہ اپر کلاس کی کوئی بھی لڑکی ایسا کرسکے گی، اور اس سے ایسا مطالبہ بھی صحیح نہیں کیوں کہ اس نے کبھی یہ کیا ہے، نہ کسی کو کرتے دیکھا ہے۔"

انکل سمندر کی طرح وسیع ظرف رکھتے تھے، وہ ہنسے اور فوراً مان گئے۔ "ہاں بیٹا تم صحیح کہتے ہو۔" میں سمجھا کہ خلاصی ہوگئی مگر کہاں جی۔ اگلی شام اس لڑکی کا فون آگیا۔ "میں صبا بات کر رہی ہوں۔ یہ بتایئے آپ نے رشتے سے انکار کیوں کیا؟" اس نے تعارف کے ساتھ ہی سوال جڑ دیا۔

میں صبا کا نام سن کر ہی گھبرا گیا تھا، اس سوال کو سنتے ہی تو یوں لگا جیسے میرا دل دھڑکنے کی بجائے دائیں بائیں لرزنے لگا ہو۔ میں بہت زیادہ دین دار نہیں تھا، لیکن کبھی بہنوں کے علاوہ کسی اجنبی خاتون سے بات نہیں کرتا تھا۔

"میں وجہ بتا چکا ہوں، اور میں آپ سے بات نہیں کرسکتا، آپ ایسا کیجیے، تھوڑی دیر بعد فون کیجیے، میری بہن آپ سے بات کرلیں گی۔" یہ کہہ کر میں نے کال کاٹ دی۔ باجی اس دن گھر آئی ہوئی تھیں۔ انہیں معلوم تھا کہ میں نے صبا کے والد سے بات کرکے انکار کردیا ہے۔ میں نے انہیں بلایا، اور بات سمجھائی کہ صبا کو کیا کہنا ہے۔

دو منٹ بعد ہی اسی نمبر سے دوبارہ کال آئی۔ تو میں نے باجی کو موبائل پکڑا دیا۔ صبا نے رسمی سلام دعا کے بعد باجی سے کہا: "آپ لوگوں کو شاید کسی نے میرے بارے میں بتادیا ہے کہ میں شادی شدہ تھی اور اب مجھے طلاق ہوچکی ہے، اسی لیے آپ کے بھائی نے انکار کیا ہے ناں؟"

اس نے دھما کا کیا تھا۔ لاؤڈ اسپیکر آن تھا، باجی کے ساتھ میں بھی سکتے میں آگیا۔ میں نے باجی کو اشارہ کیا تو وہ بولیں:

"نہیں یہ تو ہمیں کسی نے نہیں بتایا، آپ ہی بتارہی ہیں پہلی بار، آپ کے والدین نے یہ بات کیوں چھپائی؟"

"ان کے خیال میں اس طرح میرا مستقبل زیادہ محفوظ ہوسکے گا، مگر میرا یہ خیال نہیں۔"

"مگر اب تو بات ختم ہوچکی۔" باجی نے اسے یاد دلایا۔

"ہاں لیکن میں چاہتی ہوں کہ بات بڑھے، ختم نہ ہو۔ میں آپ لوگوں کے سارے اعتراض دور کردوں گی، کوکنگ سیکھ لوں گی، آپ کے بھائی اور آپ کی والدہ کی خدمت اپنے ہاتھوں سے کروں گی۔" وہ بولی۔

"مگر آپ کو یہ سب کرنے کی کیا ضرورت ہے، آپ کو اب بھی اپنی کلاس میں سے اچھا رشتہ مل سکتا ہے۔" اب کے باجی نے حیرت کا اظہار کیا۔

"مسئلہ رشتہ نہ ملنے کا نہیں، اصل بات یہ ہے کہ میں حقیقی زندگی گزارنا چاہتی ہوں، ہم لوگ جو یہ زندگی گزار رہے ہیں نا! یہ بالکل مصنوعی ہے، جذبات واحساسات سے خالی، آپ نہیں جان سکتے کہ بظاہر خوش حال نظر آنے والے یہ لوگ اندر سے کتنے دکھی اور تنہا ہوتے ہیں۔ پہلی شادی بھی اپنے جیسے لوگوں میں ہوئی اور اب بھی میرے والدین ایسا ہی رشتہ تلاش کریں گے، اس لیے میں آپ لوگوں کو کھونا نہیں چاہتی۔"

میں نے باجی کو اشارہ کیا تو انہوں نے سوچنے کی مہلت لے کر فون بند کردیا۔ مجھے فوراً ہی اس عورت کی بددعا یاد آگئی۔ مجھے لگا کہ میں اس بددعا کا شکار ہونے لگا ہوں۔ یہ ان گھڑ امیر زادی خاک کوکنگ سیکھ پائے گی۔ سوچا ہوگا، ہوٹل اپنا ہے، کھانا پکا پکایا آجایا کرے گا۔

ملک فیاض صاحب کی اکلوتی صاحب زادی میری ماں کے کپڑے دھوئے گی، سر میں تیل ڈالے گی، پاؤں دابے گی، کیا ایسا ممکن ہے؟ میں سوچوں کے گرداب میں پھنس کر رہ گیا، بمشکل نکلا تو ماں جی اور ابا جی کے حضور جا پہنچا۔ باجی پہلے ہی انہیں سب بات بتا چکی تھیں۔ طلاق والی بات سن کر اماں افسردہ بیٹھی تھیں، مگر ابا جی نے لڑکی کے حق میں فیصلہ دیا اور کہا۔

"کیا پتا وہ راہِ راست پہ آجائے اور اس کی وجہ سے اس کے والدین کو بھی ہدایت مل جائے۔"

میں اپنے کمرے میں آکر سوچنے لگا کہ کیا پتا وہ راہِ راست پہ نہ آئے اور میری زندگی راہِ پُر خار پہ آجائے۔ بہر حال میں نے استخارہ کیا، گڑگڑا کر دعائیں مانگیں۔ اندیشوں اور واہموں کی پوٹلی بنا کر ذہن کی کھڑکی سے باہر پھینکی اور بستر پہ گر کے سو گیا۔

مختصر یہ کہ تمام شرعی تقاضوں کی پابندی کی شرط کے ساتھ شادی ہوگئی۔ مجھے پتا چلا کہ انسانوں کو دولت کے معیار پہ پرکھنے والے ملک صاحب صرف بیٹی کی وجہ سے اس رشتے پہ مجبور ہوگئے تھے، اور قبل ازیں جب میں نے رشتے سے انکار کیا تھا تو وہ حیرت کے نہیں مسرت کے سمندر میں جا گرے تھے۔ صبا نے جو کہا تھا کر دکھایا، اور ایک ہی اڑان میں پرہیزگاری کے آسمان پہ جا بیٹھی۔ بہنیں اور ماں بھی بے حد خوش ہیں۔ صبا کو سچائی والی پُرسکون زندگی ملی اور ماں، بہنوں کو شہزادیوں جیسی بہو اور بھابھی۔ ایک راز کی بات بتادوں کہ صبا کی کوکنگ میں مہارت اب تک بھی میری مہارت کے آگے طفلِ مکتب ہے۔ خیر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں بددعا سے بال بال بچ گیا ہوں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

تو تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (القرآن)

روشن دماغ روشن پاکستان

گیبر

7 یوم میں بال گرنا بند
چند ماہ میں سفید بال بھی سیاہ
نئے بال اگاتا ہے

جھوٹ فریب سے پاک

بندھن®

ہیئر آئل اینڈ شیمپو

بالوں کے تمام مسائل کا آئیڈیل حل

روغن بادام، روغن زیتون، روغن کنجد اور
قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ
دماغ کو طاقت دیتا ہے اور نظر کو تیز کرتا ہے۔

ہر جگہ دستیاب

گھر کے ہر فرد کے لیے یکساں مفید

قیمت ہیئر آئل: -/250

قیمت شیمپو: -/100

کاروباری رابطے کے لیے: Mob: 0300-4126739-0322-4870876

ڈسٹری بیوٹرز

بسم اللہ ہومیو کلینک، روبی سینما، سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی۔ فون: 021-32810777

کرسٹل مارکیٹنگ سروسز، G-140 مرغزار کالونی لاہور فون: 0333-4227351

مرکز ادویات، بوہڑ بازار راولپنڈی فون: 051-5557537

امین دواخانہ چنیوٹ بازار فیصل آباد فون: 041-2647496

ملت دواخانہ گھنٹہ گھر پشاور فون: 091-2565226

بندھن ہیئر آئل ان جگہوں پر دستیاب ہے

کراچی: دارالشفاء ٹریڈرز۔ ایس عطاء محمد اینڈ سنز گلی نمبر 2 گلی موتی مسجد ڈینسو ہال جناح روڈ، خواجہ سٹور، صدر میڈیکوز ایمپرس مارکیٹ، برہانی دواخانہ بالمقابل ایمپرس مارکیٹ، محمد علی میڈیکوز آرام باغ روڈ۔ سینٹر ہومیو سٹور نزد میٹرک بورڈ آفس ناظم آباد، عثمانیہ ہومیو سٹور نزد اردو سائنس کالج گلشن اقبال۔ جرمن ہومیو سٹور۔ النور محمدی ہومیو سٹور۔ کالا بورڈ ملیر۔ **حیدر آباد**: المصطفٰے دواخانہ نزد راحت سینما 2785189۔ ماریہ دواخانہ الرحیم شاپنگ سنٹر، مسلم ہومیو سٹور لجپت روڈ۔ **کوئٹہ**: یوپی پنسار سٹور ہری لٹن روڈ، جرمن ہومیو سٹور مسجد روڈ: **کوٹ ادو**: المظاہر کتب خانہ نزد جامعہ مظاہر العلوم۔ **کنری پاک**: آئیڈیل سٹور ضلع عمر کوٹ سندھ۔ **سکھر**: ستار شاپ ٹھلہ **صادق آباد**: اچھا دواخانہ ریل بازار، العامر جنرل وڑائچ فیصل بازار۔ **رحیم یار خان**: پاکستان ہومیو بانو بازار۔ **بہاولپور**: سید محمد مانگا کے شاہ پنسار سٹور چوک بازار **ڈیرہ غازی خان**: ابن سینا دواخانہ سٹور گھنٹہ گھر بازار 463860 فیضان طبی دواخانہ صدر بازار۔ **تونسہ شریف**: اسلامی کتب خانہ کالج روڈ۔ **شادن لنڈ**: عبدالسلام کریانہ سٹور مین روڈ **ملتان**: کمال دواخانہ اینڈ ہومیو سٹور بخاری مارکیٹ چوک گھنٹہ گھر ملتان، مکہ ہومیو بالمقابل بلقیس پلازہ التمش روڈ کینٹ۔ ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ گیٹ۔ **کبیر والا**: حمزہ سپر سٹور مین بازار۔ **وہاڑی**: اسامہ ہومیو سٹور بالمقابل تھانہ صدر۔ **ہارون آباد**: مکتبہ علائیہ ناصریہ الحذیفہ خوشبو کیپ ہاؤس تحصیل بازار 0632253846۔ **منچن آباد**: خلجی ہومیو سٹور بلدیہ روڈ۔ **میاں چنوں**: ندیم ہومیو سٹور امام بارگاہ روڈ۔ **ساہیوال**: المراد ہومیو فرنیچر مارکیٹ **اوکاڑہ**: چوہدری ڈرگ سٹور نزد تانگہ سٹینڈ 2521515 **سرگودھا**: قدیم چنیوٹی دواخانہ کچہری بازار، پیرجی دواخانہ عیدگاہ روڈ۔ **جھنگ**: نیا دواخانہ اسماعیل مارکیٹ۔ یوسف دواخانہ شہید روڈ۔ **بھکر**: اقبال ہومیو کالج روڈ نزد مسجد اہلحدیث۔ **چنیوٹ**: فورسٹار بک شاپ سہارن روڈ۔ **میانوالی**: نیو ہلی دواخانہ مین بازار۔ **کوہاٹ**: محمدی ہومیو کلینک مین بازار۔ **پشاور**: سعید دواخانہ 19 صدر بازار **مردان**: برادر پنسار سٹور سرفراز گنج بازار۔ **مینگورہ سوات**: دارالشفاء دواخانہ مینار بازار۔ **مانسہرہ**: حاجی الیاس پنسار سٹور ظفر روڈ۔ **ہری پور ہزارہ**: فرنٹیئر یونانی دواخانہ چوک شیرانوالہ گیٹ۔ پاک ہومیو سٹور سائیں سہیلی روڈ۔ **اٹک**: نیو یونانی دواخانہ نزد جامع مسجد حنفیہ سول بازار۔ **راولپنڈی**: مرکز ادویات، سپر ہومیو بوہڑ بازار۔ دارالادویات چوک نیا محلہ، **اسلام آباد**: سوات پنسار سٹور آبپارہ۔ سوات پنسار سٹور سٹی آرکیڈ پلازہ مرکز آئی ایٹ۔ **دینہ**: ہمدرد دواخانہ منگلا روڈ سٹی پلازہ۔ **جہلم**: ہمدرد دواخانہ مین بازار۔ **گجرات**: حافظ اشتیاق پنسار سٹور پرانی سبزی منڈی، **منڈی بہاؤالدین**: ممتاز میڈیسن علوی چوک 500144۔ بوسال پنسار سٹور صدر **سیالکوٹ**: لون برادرز ایبٹ روڈ منور پنسار سٹور بازار پنساریاں **گوجرانوالہ**: صدیقی دواخانہ صرافہ بازار۔ صدیقی میڈیسن گلی نمبر 2 محلہ نور باوا گوندلاں والا روڈ **لاہور**: طبی ٹریڈرز میاں میڈیسن مارکیٹ، احمد عمران ٹریڈرز میڈیسن ڈیلر بیرون لوہاری گیٹ، ہجویری میڈیسن داتا علی ہجویری مارکیٹ بیرون لوہاری گیٹ۔ اسلام ہومیو سٹور 17 ریلوے روڈ نزد فوڈ سٹریٹ، ایم حنیف اینڈ سنز بوہڑ چوک، نذیر ٹریڈرز پاپڑ منڈی۔ **فیصل آباد**: ذیشان ہومیو سٹور چنیوٹ بازار **رائیونڈ**: ندیم ہومیو سٹور و کلینک بیرون تبلیغی مرکز۔ **شیخوپورہ**: عدنان جنرل سٹور لنڈا بازار 0321-6405855

توجہ فرمائیے

بے اولادی۔ سپرم کی کمی کیلئے ماہ اکتوبر سے ماہ فروری تک علاج کیا جاتا ہے۔

دواخانہ حکیم کبیر خان اردو بازار گجرات مشورہ اور معائنے کیلئے رابطہ نمبر: 0300-4126739 - 0322-4870876

رسمِ وفا

9

مناجیہ جبیں

معیز اور ریان کو ثقافتی میلے کی رپورٹنگ کے لیے جانا تھا۔ دس بجے کے قریب وہ دوبارہ ہسپتال میں آئے تو دیکھا اسی وقت ڈرائیور کے ساتھ اسعاد، ابیہ اور ان کی والدہ گاڑی سے اتر رہی تھیں وہ لوگ آگے پیچھے ہی اندر آئے۔ ہمدانی صاحب بشار کے ساتھ بیٹھے تھے۔ ڈاکٹروں نے اب تک کوئی اطلاع نہیں دی تھی، سب ہی کے ذہن خدشات میں مبتلا تھے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی ریان اور معیز کو رپورٹنگ کے لیے جانا پڑا۔ انہوں نے رابطہ میں رہنے کا کہہ کر رختِ سفر باندھ اور سخت ذہنی دباؤ کے ساتھ چل پڑے۔

☆

چار بجے کے قریب ڈاکٹروں کا پینل چیک اپ کے لیے سی سی یو گیا تو اس لمحے ہر ایک کیلب پر ایک ہی دعا تھی، امل کی صحت یابی کی۔ آسیہ کے آنے سے معیز کو ذہنی طور پر بہت سکون ہوا تھا۔ اس نے بہت خوش اسلوبی سے ان خواتین کے ساتھ گھل مل کر صورت حال سنبھال لی تھی اور ہمدانی صاحب کے آنے سے ہسپتال کا عملہ بھی اور زیادہ فعال اور متحرک ہوگیا تھا۔ ابیہ بے حد بے چین تھی، اسے کسی کل چین نہیں آرہا تھا۔ ایہاب کی جدائی کے بعد اب وہ امل کی جدائی برداشت نہیں کرسکتی تھی، یہ بات اس کے مما پاپا بھی جانتے تھے، اس لیے اُن دونوں کا دل بھی کسی پتے کی طرح لرز رہا تھا اور وہ سراپا دعا بنے ہوئے تھے۔ خود آسیہ کا دل بھی بہت بوجھل تھا، وہ بھی ماں تھی اس کا دل انجانے خدشے سے لرز رہا تھا۔ ڈاکٹروں کے پینل کو سی سی یو میں گئے پندرہ منٹ ہوچکے تھے مگر یوں لگ رہا تھا کہ وقت کی نبض رک گئی ہو۔ ایک ایک لمحہ صدیوں پر بھاری تھا۔ ابیہ کا اضطراب بڑھتا جارہا تھا، وہ کبھی اپنی ماں سے لگ کر کچھ کہتی اور کبھی اپنے پاپا سے لگ کر۔ ہمدانی صاحب نے اپنی بیٹی کو شانوں سے تھام لیا تھا۔ آنے والا وقت کیا خبر لاتا ہے، کوئی نہیں جانتا تھا۔ چند لمحوں بعد سی سی یو کا دروازہ کھلا اور نرس برآمد ہوئی۔ سب کی توجہ ایک دم اس کے چہرے کی طرف تھی مگر وہ ایکسکیوزمی کہہ کر تیزی سے نکل گئی۔ ابیہ کی آنکھوں کے دیے جل کر بجھے۔ امل کی ایک جھلک دیکھنے کو اس کا دل بے تاب تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد اندر سے ایک سینئر ڈاکٹر برآمد ہوا اور اس نے باآوازِ بلند پکارا۔

"بی بی امل کی مدر یا فادر کون ہے؟" ان کا سوالیہ انداز سب کو دہلا گیا۔

"جی میں...... میں ہوں اس کی مما!" ابیہ تیزی سے آگے بڑھی۔ ڈاکٹر نے اندر آنے کا اشارہ کیا اور کچھ بھی کہے بنا اندر چلا گیا۔ وہ بھاگتی ہوئی اندر داخل ہوگئی اور سی سی یو کے شیشے کے دروازے کے پیچھے غائب ہوگئی۔

☆

اور باہر ہر نفس کے اوپر سناٹا چھا گیا۔

"کیا کوئی ایمرجنسی......؟"

"یاالٰہی عافیت فرما، میری بیٹی کی آزمائشوں کو مختصر کردے۔" بے ساختہ ہمدانی صاحب کے دل سے نکلا۔ آسیہ مسلسل بیگم ہمدانی کے ساتھ تھی۔ اس صورت حال نے خود اس کے دل پر رقت طاری کردی تھی۔ معیز اور ریان کے دلوں کا بوجھ اور سوا ہوگیا تھا۔ سی سی یو کے باہر اتنا سناٹا تھا کہ سانسوں کے زیر و بم کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔ ریان بے حد پریشانی سے اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔ اس کے ضمیر کے اندر لگی عدالت اسے سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔

اچانک سی سی یو کا دروازہ کھلا اور ابیہ باہر آگئی۔ سب کی سانس رک گئی تھی۔

"ماما! میری امل ہوش میں آگئی ہے، اس نے مجھے پہچان لیا۔" ابیہ کی آواز کپکپا رہی تھی، وہ خوشی سے ماما سے لپٹ گئی۔ دو آنسو بہت خاموشی سے ہمدانی صاحب کی داڑھی میں جذب ہوگئے تھے۔ ریان نے اپنی آنکھوں کو مسل ڈالا کہ دھند چھٹ چکی تھی اور ہر طرف اجالا تھا۔ آسیہ اپنے آنسو پونچھتی ہوئی ابیہ کو مبارک باد دینے لگی۔ ابیہ کی خوشی اس سے سنبھالے نہ سنبھل رہی تھی۔ ہمدانی صاحب نے ابیہ کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرا، وہ حجاب درست کرتی اپنی آنکھیں صاف کرتی رہی۔ ڈاکٹر نے امل کو آدھے گھنٹے بعد روم میں شفٹ کرنے کا بتادیا تھا۔ معیز اور ریان نے آگے بڑھ کر ہمدانی صاحب کو مبارک باد دی۔ ہمدانی صاحب نے فرطِ جذبات سے دونوں کو سینے سے لگالیا اور وہ سب مرد باہر نکل آئے۔

سفید بستر پر، سفید لباس پہنے وہ چھوٹی سی فرشتہ صورت بچی خاموش لیٹی تھی، اس کا ایک ہاتھ پلاسٹر کی سفید پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ امل کے چہرے پر تکلیف اور درد کے آثار بہت نمایاں تھے۔ کمزوری کے سبب آنکھوں میں گہرے حلقے تھے۔ وہ بار بار ابیہ کو ماما، ماما کہہ کر پکارتی اور اس کا لمس تلاش کرتی۔ ادھر ابیہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے اپنی ممتا کی چھاؤں میں چھپا کر سارے غم دور کردے۔ ابیہ کی ماما اور آسیہ بھی ابیہ کے ساتھ تھیں۔ آسیہ نے امل کو دیکھا تو اسے بے ساختہ اپنی رابعہ یاد آگئی۔ اس کے دل سے بے ساختہ رابعہ کے لیے عافیت کی دعا نکلی تھی۔

☆

اگلے دن معیز اور ریان کی روانگی تھی کہ بہرحال وہ اپنی جاب کے سلسلے میں آئے تھے اور ان کا کام پورا ہوگیا تھا۔ ہمدانی صاحب کے آجانے کے بعد انہیں بہت تسلی ہوگئی تھی۔ چلتے وقت ریان اور معیز نے امل سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔

ریان نے امل کے لیے بے تحاشہ کھلونے، چاکلیٹ وغیرہ خریدے تھے۔ ابیہ اپنی والدہ کے ساتھ امل کے کمرے سے باہر آگئی تو ریان اور معیز داخل ہوئے۔ امل پر نقاہت کے آثار واضح تھے۔ انہوں نے امل کو پیار کیا، اس کو تحائف دیے اور کچھ دیر باتیں کرکے باہر آگئے۔ ایئرپورٹ جانے سے پہلے معیز اور ریان ہمدانی صاحب کے پاس آئے اور ان سے ان کی اہلیہ سے گزرے ہوئے سانحہ پر معذرت کی تو ہمدانی صاحب نے وسعتِ ظرف کا ثبوت دے کر انہیں سینے سے لگالیا۔

"نوجوانو! کسی خوش نصیب ماں کی اولاد ہو تم، ورنہ آج کل جو نوجوانوں میں بے راہ روی اور غیر ذمہ داری نظر آتی ہے، کسی سے بھلائی اور خیر کی توقع نظر نہیں آتی، میری غیر موجودگی میں تم لوگوں نے جو میری بیٹی کا ساتھ دیا ہے، ساری دعائیں سمیٹ لی ہیں۔" ہمدانی صاحب کی آواز بھرا گئی۔

"اللہ تمہاری ماؤں کی آنکھیں تم دونوں سے ٹھنڈی رکھے۔" بیگم ہمدانی نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

"وہ جی والدہ تو نہ میری ہیں نہ اس گدھے کی، آپ بس اس گدھے کی شادی کے لیے دعا کریں تو اس کا دل ٹھنڈا ہو اور ذرا میری مسکین جیب کے معاشی حالات سنور جائیں۔" معیز مسکینیت سے بولا تھا، مقصد ماحول کا بوجھل پن اور افسردگی دور کرنی تھی، جو ہمدانی صاحب کے قہقہے اور بیگم ہمدانی کی مسکراہٹ سے کامیاب ہوگیا۔

ادھر اندر آسیہ، ابیہ سے مل کر آئندہ رابطے میں رہنے کی تاکید کررہی تھی۔ اسے یہ نازک سی لڑکی بہت بھائی تھی۔

"ضرور۔" ابیہ کے لبوں پر دھیمی سی مسکان تھی۔ وہ امل کے سرہانے بیٹھی اس کے سر میں محبت سے انگلیاں پھیر رہی تھی۔ آسیہ نے امل کو ڈھیروں پیار کیا اور ابیہ سے گلے ملتی باہر آگئی اور وہ سب اپنے ٹھکانے چل پڑے۔ (جاری ہے)

Brighto
Inspired by Nature
www.brightopaints.com
ہر دیوار کی داستان
رنگوں کی روایت کے چالیس برس
Brighto PAINTS
براٸٹو پینٹس میں ہمارا ماننا ہے کہ دیواریں عمارتوں کی شخصیت کا آئینہ ہوتی ہیں، یہی دیواریں تو ہیں جو مکان کو گھر بناتی ہیں، بیتے لمحوں کی داستان سناتی ہیں۔ تب ہی تو گذشتہ چالیس برس ہم نے دیا ہر دیوار کی داستان کو ایک نیا رنگ۔
celebrating 40 years

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (القرآن) ترجمہ: اے میرے رب مجھے صالح اولاد عطا فرما۔ (آمین)

کتابوں میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی عمر 100 سال کے لگ بھگ تھی اور اماں حاجرہؑ کی عمر 90 برس تھی تو ابراہیمؑ اس وظیفہ کو کیا کرتے تھے اللہ رب العزت نے اس وظیفہ کی بدولت حضرت اسماعیلؑ کو پیدا کیا۔

کیا آپ اولاد کی نعمت سے محروم ہیں؟

خوشخبری

بے اولاد میاں بیوی کی مایوسی ختم انشاءاللہ

بچہ پیدا ہونے میں رکاوٹ ڈالنے والی تمام بیماریوں کا خاتمہ

نوٹ

جو لوگ جگہ جگہ سے حکماء حضرات اور ڈاکٹر صاحبان سے علاج کروا کر مایوس ہو چکے ہیں ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ ایک دفعہ **حافظ دواخانہ** کے حکماء سے ضرور ملئے (انشاءاللہ) اللہ جل شانہ کے حکم سے آپکی مایوسی خوشی اور امید میں بدل جائے گی

عورتوں اور مردوں کے تمام پوشیدہ امراض کے ماہر

حکیم حافظ

صفدر علی اعوان

بے اولادی کا مسئلہ بیوی میں ہو یا خاوند میں دونوں کا علاج جدید طبی اسلامی فارما کوپیا کے ذریعے 100% ممکن ہے

خواتین کی خوبصورتی کو مدنظر رکھتے ہوئے

شہزادی کورس

زمانہ قدیم سے ہی خواتین اپنے آپ کو جاذب نظر اور خوبصورت دیکھنا چاہتی ہے حافظ دواخانہ کے طبی ماہرین نے برس ہا برس ریسرچ کے بعد شہزادی کورس مارکیٹ میں متعارف کروایا ہے۔

شہزادی کورس کے فوائد

1- چہرے پر کیل مہاسے داغ دھبے پرانی سے پرانی چھائیاں دانے اور جھریوں کا خاتمہ۔
2- بال گرنا بند، بالوں کو سیاہ چمکدار اور گھنا بنائے۔
3- چہرے کی رنگت کو سرخ سفید مائل کر کے دلکشی اور گوراپن کیلئے بہترین ٹانک۔
4- موٹاپے کو ختم کرتا ہے۔ دبلے پتلے جسم کو سڈول اور صحت مند بنائے۔
5- نسوانی حسن میں اضافہ، جسم کو پُرکشش جاذب نظر بنائے۔
6- دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے اعصابی و جسمانی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔

تعارفی قیمت 2995

ہماری ادویات ایک بار ضرور استعمال کریں اللہ کے حکم سے 100 فیصد نتائج حاصل ہوں گے

دوائی بذریعہ TCS پورے ملک میں **فری** ڈلیوری

مطب پر مکمل رپورٹس کے ساتھ تشریف لائیں

24 گھنٹے ہیلپ لائن

آگاہی، مشورہ، تشخیص و معلومات کیلئے

0300-5790946

آنے سے پہلے فون پر ٹائم ضرور لیں

اوقات

صبح 10:30 بجے تا شام 7:30 بجے تک

چھٹی بروز جمعہ

حافظ دواخانہ

مرکز بانجھ پن متصل گورنمنٹ سٹی ٹرمینل اڈا یتیم خانہ چوک لاہور

0300-5790946-0324-4323812

بزمِ خواتین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

❖ مدیر صاحب اللہ آپ کے علم میں، عمر میں رزق میں برکتیں دے۔ آپ کی بدولت ہم تک انتہائی معیاری رسالہ وقت پر پہنچتا ہے۔ ایک تحریر اور کچھ نظمیں ارسال کر رہی ہوں نہ لکھاری ہوں نہ رائٹر، بس شوق ہے کہ اس نے قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے۔ نوک پلک سنوار کر تحریر کو رسالے کی زینت بنا دیں تو مشکور ورنہ پھر کوشش کرلیں گے۔ میری طرف سے بنت مولانا محمد اعظم طارق شہید اور زوجہ اعظم طارق شہید کو سلام۔ (اخت حافظ امان اللہ۔ واہ کینٹ)

خواتین کا اسلام ماشاء اللہ بہت اچھا جا رہا ہے۔ رائٹرز بہنوں کا حسن انداز اور آپ کی حسن ترتیب رسالے کو چار چاند لگا دیتی ہے۔ قرأت گلستان صاحبہ کی روگ بہت زبردست رہی۔ اللہ تعالیٰ ان کے قلم میں مزید زور پیدا کرے۔ مولانا حکیم محمد اختر صاحب کی وفات پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اللہ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ ایک تحریر ارسال ہے۔ (اقرأ عطاء البصیر۔ فیصل نجیب)

❖ میں خواتین کا اسلام کی بہت پرانی قاریہ ہوں مگر خط لکھنے کی جرأت پہلی مرتبہ کی ہے۔ یہ ماشاء اللہ بہت اچھا دینی رسالہ ہے۔ میں نے آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی نے جو بنات عائشہؓ میں "مجاہد تم کہاں ہو" والا سلسلہ شروع کیا تھا، کیا وہ کتابی شکل میں شائع ہوا ہے۔ اگر ہوا ہے تو کہاں سے ملے گا اور یہ بھی بتایئے کہ ان کا بیٹا جو محاذ پر گیا تھا کیا اس کی کوئی خبر آئی ہے یا نہیں؟ پلیز ضرور بتایئے گا میں آپ کی بہت مشکور رہوں گی۔ اور میں خواتین کا اسلام کی سب قاریات سے کہنا چاہتی ہوں کہ وہ محترمہ سعدیہ مجاہدی کی کتاب "جہاد ہند کا شہباز جرنیل" ایک مرتبہ ضرور پڑھیں کیوں کہ جہاد کشمیر پر ایک بہت زبردست کتاب ہے اور میری سب قاریات سے التماس ہے کہ وہ میری والدہ کی صحت یابی کے لیے دعا کریں۔ یہ میرا خواتین کا اسلام میں پہلا خط ہے اسے ضرور شائع کیجیے گا۔ (مصباح ارشاد۔ بلدیہ ٹاؤن کراچی)

❖ شمارہ نمبر 546 میں پیام سحر پڑھ کر بے حد خوشی کا احساس ہوا کیوں کہ میں بھی انٹرویو کی رائے دے چکی تھی بہت پہلے، اس طرح ہمیں ان قیمتی ہستیوں کا پتہ چلے گا اور ہم ان کی نصیحتوں کو عمل میں لا کر اپنی دنیا و آخرت سنوار سکتی ہیں اور یہ پڑھ کر تو دل اور بھی خوشی سے لبریز ہو گیا جب پہلا انٹرویو "خواتین کی ہر دل عزیز شخصیت ریحانہ آپا" کا شائع کیا گیا۔ بہت جامع انٹرویو تھا۔ شگفتہ کنول نے نیوز کاسٹر لکھ کر میرا دل جیت لیا۔ شگفتہ کنول کا شائستہ انداز سے لکھا ہوا نیوز کاسٹر بہت پسند کیا گیا یہاں۔ محترمہ آپ بھی مستقل یہ سیٹ سنبھال لیں۔ جس طرح بچوں کا اسلام میں شاہد فاروق نے سنبھالی ہوئی ہے۔ عامرہ احسان آپ بہت تیز ہیں مرگ امومت پڑھ کر پہلے تو میں حیرت و استعجاب کی دلدل میں ڈوب گئی، پھر خوف کے بھنور میں اور آخر میں نکلا کیا میاؤں اور پھر ہماری ہنسی شروع۔

(بنت مولانا سیف الرحمٰن قاسم۔ گوجرانوالہ)

❖ امید ہے کہ بفضل تعالیٰ خیریت سے ہوں گے اور اپنی محنت سے اس شمارے کو بہتر سے بہتر کرنے میں کوشاں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ اور اس کی تیاری سے منسلک ہر شخص کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ تقریباً چار سال سے اس خوب صورت و پاکیزہ شمارے کی خاموش قاریہ تھی۔ مزاحیہ و سنجیدہ موضوعات کے اعتبار سے شماروں میں تحاریر کا تناسب بہترین ہوتا ہے۔ سب سے پسندیدہ سلسلہ دینی مسائل اور ان کا حل ہے اکثر گھریلو و عام زندگی کے دینی مسائل اور ان کا حل اس سلسلہ سے معلوم ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تو کسی مسئلے کے حوالے سے پریشان ہوتے ہیں۔ اور وہ سوال جواب کے بہترین انداز میں شائع ہو جاتا ہے۔ جزاک اللہ خیرا۔ ایک گزارش کرنا تھی کہ بعض اوقات مسائل کے اخیر میں تفصیل یا حوالہ عربی میں ہوتا ہے، جو مجھ جیسے نااہل پڑھ نہیں پاتے، کیا ہی اچھا ہو اگر آپ ساتھ میں اردو ترجمہ بھی شامل کر دیا کریں۔ (عمیرہ بنت عبدالمتین جملانہ۔ عالمگیر روڈ کراچی)

❖ 546 کی ہر ہر کہانی زبردست تھی، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس رسالے میں ہمارا خط شائع ہوا اور اس خط میں آپ نے بہت توڑ پھوڑ کی۔ بہت خوشی ہوئی ہمیں پہلی بار خط لکھنے پر اور وہ شائع ہو گیا ہم نے اس خوشی میں گھر پر سب کو مٹھائی بھی کھلائی تھی۔ آپ خواتین کا اسلام کے صفحات کب بڑھائیں گے؟ (بنت محمود احمد۔ میر پور خاص)

❖ ہمارا یہ پہلا خط ہے اور یہ رسالہ اپنی مثال آپ ہے اور آج کے دور میں ایک اصلاحی رسالہ ہے اور اس کا ہر سلسلہ زبردست ہے اور ہمیں خواتین کے مسائل بہت پسند ہیں اس سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ شمارہ 520 مزاح نمبر کی تحریروں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی مزاح پڑھا اور ہر کہانی اچھی لگی لیکن درد کے درماں کی کمی محسوس ہوئی پورا رسالہ چھان مارا نہ ملا۔ (اقصیٰ، علینہ، حسان۔ خان گڑھ)

❖ خواتین کا اسلام میں یہ میرا پہلا خط ہے یہ بہت ہی زبردست رسالہ ہے۔ مجھے تحریریں لکھنے کا بہت شوق ہے میں نے تین تحریریں بھیجی تھیں لیکن اب تک ایک بھی شائع نہیں ہوئی۔ شعبان کی فضیلت، زندگی ایک خاموش سبق، اس غلطی کی تلافی نہیں۔ تقریباً چھ، آٹھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ معلوم نہیں کہ وہ ردی کی ٹوکری کی نظر ہو چکی ہیں یا نہیں؟؟ پوچھنا یہ ہے کہ کیا مجھ میں لکھنے کی صلاحیت نہیں ہے؟؟ اب میں بہت امید کے ساتھ ایک اور تحریر بھیج رہی ہوں امید کرتی ہوں کہ آپ اس تحریر کو اپنے رسالے میں جگہ دیں گے۔ اگر میرے لکھنے میں کوئی غلطی ہے تو آپ میری اصلاح کیجیے گا۔ (اقصیٰ محمد افضل۔ کراچی)

آپ کا دسترخوان

قورمہ اچاری

اجزاء: گائے کا گوشت آدھا کلو، نمک ایک چائے کا چمچ، ہلدی ایک چوتھائی چائے کا چمچ، تیل آدھا کپ، لال مرچ آٹھ عدد ثابت، رائی آدھا چائے کا چمچ، پیاز آدھا کپ (تلی ہوئی)، لال مرچ ایک چائے کا چمچ، زیرہ آدھا چائے کا چمچ، کلونجی آدھا چائے کا چمچ، ادرک لہسن کا پیسٹ ایک کھانے کا چمچ، گڑ دو کھانے کے چمچ، دہی آدھا کپ، لیموں کا رس دو کھانے کے چمچ۔

ترکیب: ایک برتن میں گائے کا گوشت ڈال کر تین کپ پانی، نمک اور ہلدی کے ساتھ اتنا ابالیں کہ گوشت گل جائے اور ایک کپ یخنی رہ جائے۔ ایک برتن میں آدھا کپ تیل گرم کریں۔ اس میں ثابت لال مرچ اور رائی ڈال کر ایک منٹ تک فرائی کریں۔ پھر اس میں اُبلا ہوا گوشت، تلی پیاز، پسی لال مرچ، زیرہ، کلونجی، ادرک لہسن کا پیسٹ اور گڑ ڈال کر اچھی طرح بھونیں۔ اس کے بعد بچی ہوئی یخنی، دہی اور لیموں کا رس ڈال کر دس منٹ تک ڈھک کر پکائیں۔ اس کے بعد ڈھکن ہٹا کر اتنا بھونیں کہ تیل اوپر آ جائے۔ گرم نان کے ساتھ پیش کریں۔ (سمیرا ارشد۔ کراچی)

ماش کی دال قیمہ

اجزاء: ماش کی دال ایک کپ (بھیگی ہوئی) تیل آدھا کپ، پیاز ایک عدد (بڑی اور سلائس میں کٹی ہوئی)، ادرک لہسن کا پیسٹ ایک کھانے کا چمچ، قیمہ آدھا کلو، ہلدی آدھا چائے کا چمچ، لال مرچ ڈیڑھ چائے کا چمچ (پسی ہوئی)، نمک ڈیڑھ چائے کا چمچ، دہی آدھا کپ، ہری مرچ چار عدد (کٹی ہوئی)، گرم مصالحہ ایک چائے کا چمچ، ہرا دھنیا دو کھانے کے چمچ۔

ترکیب: پہلے آدھا کپ تیل گرم کرکے اس میں پیاز فرائی کریں اور لائٹ گولڈن کرلیں۔ اب اس میں ادرک لہسن کا پیسٹ اور قیمہ ڈال کر پانچ منٹ فرائی کریں۔ پھر اس میں ہلدی، پسی لال مرچ، نمک اور دہی شامل کرکے اچھی طرح بھونیں۔ اب اسے ڈھک کر اتنا پکائیں کہ قیمہ گل جائے۔ پھر اس میں بھیگی ہوئی ماش کی دال ڈال کر مکس کریں۔ اب اس میں ایک کپ پانی ڈال کر ڈھکیں اور دال گلنے تک پکائیں۔ آخر میں ہری مرچ، ہرا دھنیا اور گرم مصالحہ ڈال کر دم پر رکھ دیں۔ (اہلیہ قمر الدین۔ لاہور)

نئے دور کے نئے فتنے

ام ابی ہریرہ۔کراچی

آج جس موضوع پر لکھنا چاہ رہی ہوں، اس پر پہلے بھی کافی کچھ لکھا پڑھا جا چکا ہے۔ یعنی جدید ٹیکنالوجی خصوصاً موبائل اور نیٹ وغیرہ کے نقصانات...... یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں زیادہ تر لوگوں نے تو اہم ترین ضرورت کا درجہ دیا ہوا ہے۔ بے شک یہ آج کے ابلاغی دور کی ضرورت ہے مگر نہ تو ہر وقت کی ضرورت ہے اور نہ ہی سب کی۔ خصوصاً خواتین کے لیے تو میں بالکل نہیں سمجھتی کہ ان چیزوں کی کوئی ضرورت ہے۔ یاد رکھنے کی بات ہے کہ پہلے گھر بنتا ہے اور پھر گھر سے معاشرہ بنتا ہے اور گھر کو اچھا یا برا بنانے میں زیادہ تر کردار عورت کا ہوتا ہے۔ جیسا ماحول عورت اپنے گھر کا رکھے گی، ویسی ہی تربیت میں اولاد ڈھلتی چلی جائے گی اور یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے کہ آج کل زیادہ تر گھر بگڑے ہوئے ہیں۔ ٹی وی تقریباً ہر گھر میں کیوں موجود ہے؟ کیا انٹرنیٹ اور موبائل کا استعمال اپنے فارغ اوقات میں غیبت اور نامحرموں سے دوستیاں کرنے کے لیے ہے؟

آپ سب نے خواتین کا اسلام میں اس سے پہلے کافی کچھ پڑھا ہوگا مگر میں نے اس کی ایسی ایسی تباہیاں دیکھی ہیں کہ مجھ سے رہا نہیں گیا اور ایک مرتبہ پھر اس موضوع پر قلم اٹھا لیا۔ میرے ایک نہایت قریبی جاننے والے ہیں جن کی شادی کو 27 سال کا طویل عرصہ گزر چکا تھا۔ دونوں میاں بیوی انتہائی متقی، پرہیزگار، عبادت گزار، انتہائی دولت مند تھے۔ ان کے پاس دنیا کی ہر نعمت تھی لیکن اولاد کی نعمت سے محروم تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی تھے، نہایت خوش گوار ازدواجی زندگی گزر رہی تھی مگر شوہر صاحب سے ایک بڑی غلطی ہوگئی۔ وہ یہ کہ انہوں نے گھر میں جدید زمانے کی ہر شے پیش کردی۔ جب بچے نہ ہوں اور کرنے کو کوئی کام نہ ہو تو پھر سارا دن انہی چیزوں میں لگتا تھا، سو لگا۔ بیوی صاحبہ جیسا کہ پہلے بتایا، نہایت پرہیزگار اور عبادت گزار تھیں، اس کے باوجود ان چیزوں (انٹرنیٹ اور موبائل وغیرہ) کے غلط استعمال میں پڑ گئیں اور بالآخر شوہر سے بے وفائی کر بیٹھیں۔ لیپ ٹاپ اور موبائل نے اپنا کام دکھایا، ایسی پھنسیں کہ نکل نہ سکیں بلکہ اپنے شوہر کی زندگی سے نکل گئیں۔ ایسے مخلص اور چاہنے والے شوہر کو جنہوں نے انہیں سچ مچ ایک ملکہ بنا کر رکھا ہوا تھا اور اتنی نعمتوں کو ٹھکرا کر چلتی بنیں۔ ایک ایسا مرد جو کہ اپنی بیوی کو بہت زیادہ چاہتا ہو، اسی وقت بیوی کو چھوڑتا ہے جب بیوی اسسے بے وفائی کرے۔ پھر بھی وہ صاحب اپنی بیوی کو اتنا چاہتے تھے کہ بھانڈا پھوٹ جانے کے بعد بھی ان کو خوب سمجھاتے رہے، لیکن حرام محبت کی ایسی پٹی بیوی صاحبہ کی آنکھوں میں بندھی کہ انہیں نہ شوہر کی 27 سالہ رفاقت یاد رہی، نہ اپنے اللہ سے تعلق یاد رہا۔ وہ طلاق مانگتی رہیں، یوں بالآخر ایک قابل رشک اور ہنستا مسکراتا گھر برباد ہوگیا۔

اسی سے ملتا جلتا ایک اور سچا واقعہ بھی پڑھ لیں۔ وہاں تو شوہر بے چارا بیوی کی منت سماجت کرتا رہا کہ مجھے چھوڑ کر مت جاؤ مگر بیوی صاحبہ کسی طرح شوہر کے ساتھ رہنے پر تیار نہ ہوئیں اور پانچ سال کا عرصہ گزار کر اسی موبائل کا شکار ہو کر علیحدگی اختیار کرلی۔ ایک تیسرا واقعہ بھی ہے۔ شادی کو پندرہ سال ہوگئے تھے۔ 14 سالہ بچی کی ماں اور موبائل پر کسی سے دوستی کرلی اور ایک مرتبہ پھر ایک بچوں والا گھر اجڑ گیا۔ شوہر سمجھا سمجھا کر تھک گئے مگر معاملہ سلجھ نہ سکا۔

یہ تو چند واقعات میرے سامنے کے ہیں کہ کس طرح بے حد خوشگوار شادی شدہ زندگی کیوں دنوں میں اجڑ گئی۔ بے شمار گھر ایسے ہیں جہاں لڑکیاں موبائل اور انٹرنیٹ کی اتنی رسیا ہیں کہ کسی طرح اس کو اپنی زندگی سے نکالنے کا سوچ بھی نہیں سکتیں۔ والدین نے کیوں اپنی آنکھوں پر غفلت کا پردہ ڈالا ہوا ہے؟ کیوں وہ اپنی لڑکیوں کے ہاتھوں میں موبائل پکڑا دیتے ہیں؟ لیپ ٹاپ دلوا دیتے ہیں اور رات کی تنہائی میں اس کا بے دریغ غلط استعمال ہوتا ہے اور پھر جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے تو ہوش میں آتے ہیں اور دوش خود کو یا اپنی اولاد کو دینے کی بجائے دوسروں کو دے دیتے ہیں۔ کیا گھر میں صرف ایک فون سیٹ سے کام نہیں چلایا جا سکتا؟! اگر موبائل ہو تو صرف گھر کے مردوں کے پاس ہوتا کہ وہ وہ گھر سے باہر جائیں تو رابطے میں رہیں، لیکن گھر کی خواتین کی ضرورت ایک لائن والے فون سے بخوبی پوری ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی وجہ سے گھر میں کمپیوٹر ہے بھی تو وہ گھر میں کسی کامن جگہ پر ہو جہاں سب کی نظر پڑتی ہو۔ ابھی بھی بہت سے گھر ایسے ہیں جہاں گھروں میں موبائل صرف والدین کے مصرف میں ہے اور انٹرنیٹ وغیرہ بھی موجود نہیں ہے، تو کیا وہ اسی دنیا میں نہیں جی رہے؟ بلکہ وہ زیادہ ڈپریشن سے پاک زندگی گزار رہے ہیں۔ خواتین کو ہم یہاں پر یہی کہیں گے کہ بہت ساری مصروفیات ایسی ہیں جن کو اپنا کر وہ نہ صرف اپنی ذات کو بلکہ اپنے پورے گھرانے کو دین کے مطابق چلا سکتی ہیں، کسی ایسے مدرسے سے جہاں شادی شدہ خواتین کے لیے کوئی مختصر دورانیے کا فہم دین کورس ہوتا ہو، منسلک ہو کر دین کا علم حاصل کرلیں۔ عموماً خواتین کا قرآن درست نہیں ہوتا، اپنا قرآن درست کرلیں اور درست ہونے کے بعد اپنے گھر میں ہی ایک چھوٹا سا مدرسہ کھول لیں۔ دوسروں کے قرآن درست کروائیں۔ اتنے بیانات علماء کرام کے انٹرنیٹ پر موجود ہیں ان کو سنا کریں۔ اچھی کتابوں اور دینی کتب کے مطالعے کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں، جہاں درس قرآن یا فضائل کی تعلیم وغیرہ ہوتی ہو اس میں شرکت کر کے اپنے فارغ وقت کو گزاریں۔ ایک ایسی خاتون جو کہ جم جیسی جگہ پر جایا کرتی تھی، ہم سے کہنے لگی کہ بھئی میں تو ایک گھنٹہ کے لیے جم ضرور جاتی ہوں، سارا وقت تو شوہر اور بچوں کے ساتھ گزر جاتا ہے یہی ایک گھنٹہ تو ہمارا اپنا ہوتا ہے۔ ہم نے ان سے کہا کہ جو وقت اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ گزارتی ہیں وہ ہی آپ کا اصل اور قیمتی وقت ہے، جم میں تو آپ ایک گھنٹہ برباد کردیتی ہیں۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ دین کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعت نفل پڑھنے سے افضل ہے تو سوچیں کہ یہ دین سیکھنے سکھانے کا عمل کتنا فضیلتوں والا ہے۔ اور یوں جب ہمارے وقت ایسے کام میں لگے گا تو پھر نفس و شیطان ہمیں نئے دور کے نئے فتنوں کے ذریعے ورغلا نہ سکیں گے ان شاء اللہ!

بچوں اور نوجوانوں کے لیے منفرد ہفتہ وار انگریزی میگزین

The TRUTH

Subscription Charges

Rs. 1200 for 1 Year (52 Issues — 4 issues free)
Rs. 600 for 6 months (26 Issues — 2 issues free)
Rs. 300 for 3 months (13 Issues — 1 issue free)

Bank Account → The Truth Intr. Current A/c no. 0118-02008000106
Meezan Bank Gulshan-e-Maymar, Karachi

کراچی: 0334-3372304 | حیدرآباد: 0300-3037026 | سکھر: 0300-9313528
کوئٹہ: 0333-7805339 | سرگودھا: 0321-6018171 | تربت: 0321-2140814
لاہور: 0300-4284430 | راولپنڈی: 0321-5352745 | ملتان: 0300-7332359
پشاور: 0314-9007293 | فیصل آباد: 0333-4365150

پرانے شمارے بھی منگوائے جا سکتے ہیں

سبسکرپشن اور دیگر معلومات کیلئے مرکزی رابطہ
ڈی ٹرتھ 4-G-1/11 ناظم آباد نمبر 4 کراچی
0322-2740052,021-36881355

www.thetruthmag.com | info@thetruthmag.com